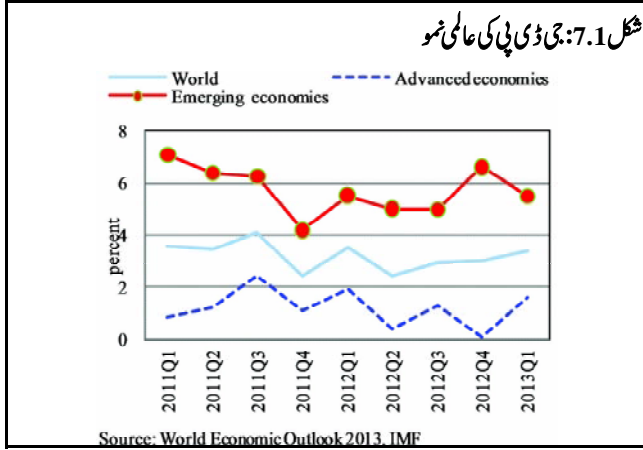
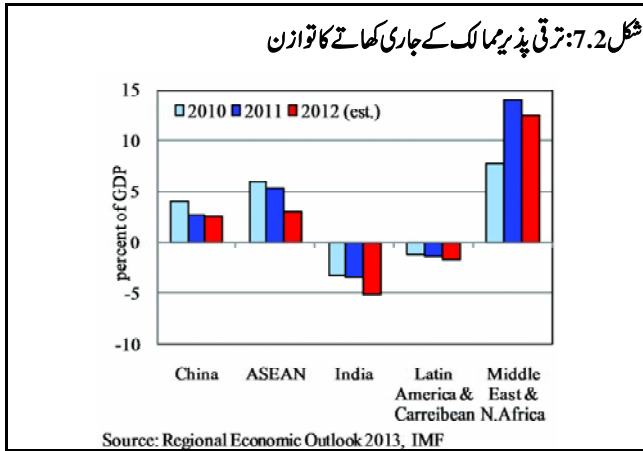


7 ادائیگیوں کا توازن

7.1 عالمی اقتصادی جائزہ



عالمی معیشت کو س 13ء کے آغاز پر دو بڑے خطرات کا سامنا تھا: یورو کا مکملہ خاتمہ اور مالیاتی بوجھ کے باعث امریکہ میں بڑا مالیاتی سکڑاؤ۔¹ تاہم ان مسائل سے نمٹنے کے لیے بروقت پالیسی اقدامات کیے گئے۔ مثلاً یورپی یونین میں ریاستی بانڈ پر طویل المیعاد یافت کو کم کرنے کے لیے جامع زری لین دین (OMTs) کا اجرا کیا گیا۔ یونان کے حکومتی قرضے کی ری اسٹرکچرنگ کی گئی اور نگرانی کے واحد طریقہ کار (ایس ایس ایم) کا معاہدہ عمل میں آیا تاکہ یورپی یونین کی غیر یقینی صورت حال میں اعتماد بحال کرنے میں مدد مل سکے۔² اسی طرح امریکہ میں امریکی ٹیکس گزاروں کو ریلیف دینے سے متعلق قانون مجریہ 2012ء امریکی ٹیکس دہندگان ریلیف ایکٹ کے تحت ہش ٹیکس مراعات میں جزوی توسیع کی گئی تاکہ مالیاتی بوجھ کے محصولاتی پہلو کا خاتمہ کیا جاسکے۔³



اگرچہ ان پالیسی اقدامات سے کاروباری اعتماد کچھ بحال ہوا لیکن معاشی بحالی کی رفتار تیز کرنے کے لیے یہ اقدامات ناکافی تھے (شکل 7.1)۔ یورپی یونین میں مالیاتی یکجائی، لیوراجیہ کے فقدان اور گھرانوں و مالی اداروں کی بیلنس شیٹس میں بہتری لانے کے لیے قرضوں کے سخت حالات کے باعث مالیاتی یکجائی سے معاشی نمو کو نقصان پہنچا تھا۔ امریکہ میں ستمبر 2012ء میں مقداری نرمی کے تیسرے مرحلے کے بعد قرضوں اور ہاؤسنگ میں تیزی کے باوجود پورے 2012ء اور 2013ء کے اوائل تک معاشی نمو کمزور رہی تھی۔⁴

ان خطوں میں معیشت کی سست رفتار بحالی مشرق وسطیٰ، لاطینی امریکہ اور

ایشیائی معیشتوں کی نمو پر بھی اثر انداز ہوئی۔ ان خطوں میں پالیسی سازوں نے ترقی یافتہ معیشتوں کو سست رفتار برآمدات کی تلافی کے لیے اخراجات پر مبنی پالیسیوں کے ذریعے ملکی طلب میں اضافے کی کوششیں کیں۔ اس کا نتیجہ جاری کھاتے کے توازن میں بگاڑ کی صورت میں برآمد ہوا اور ملکی معاشی سرگرمی میں کوئی بہتری نہیں آسکی (شکل 7.2)۔

1 مالیاتی بوجھ کم جنوری 2013ء سے امریکی بجٹ کے خسارے میں بھاری کمی کے متعلق ہے، جو ٹیکس کٹوتیوں کی مدت کے خاتمے اور سرکاری اخراجات کا نتیجہ ہے۔

2 ایس ایس ایم پر سمجھوتے میں یورپین سینٹرل بینک کو یورو کے علاقے میں تمام بینکوں کی نگرانی کے لیے مضبوط اختیارات دیے گئے ہیں۔ جس کا مقصد بینکوں اور ریاست کے درمیان رابطہ کو توڑنا ہے۔ اس طریقہ کار میں واحد ضوابطی فریم ورک کا قیام اور ملکوں میں ناکامی میں تعاون کو محدود کرنے کی ہم آہنگ امانتی تحفظ کی آکسیوں کا نفاذ شامل ہیں۔

3 مثلاً، اے ٹی آر اے کے تحت، آمدنی، کپٹل گین اور منافع منقسمہ میں ٹیکسوں کی شرح کو 4 لاکھ ڈالر سے کم آمدنی والے غیر شادی شدہ افراد اور ساڑھے 4 لاکھ تک کمانے والے جوڑوں کے لیے کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور ان پر بلند نرخوں کا اطلاق نہیں ہوگا۔

4 امریکی فیڈرل ریزرو نے ستمبر 2012ء میں 40 ارب ڈالر ماباند کے انجینی رین یافتہ تسکات کے لیے غیر مسدود بانڈ خریداری کا ایک پروگرام شروع کیا۔ دسمبر 2012ء میں ایم او ایم نے اس رقم کو 40 ارب ڈالر سے بڑھا کر 85 ارب ڈالر ماباند کرنے کا اعلان کیا تھا۔

مثال کے طور پر لاطینی امریکہ کی سب سے بڑی ریاست برازیل کی معیشت میں خاصی سست رفتاری دیکھی گئی کیونکہ نجی سرمایہ کاری اچھے پالیسی اقدامات پر مثبت رد عمل دکھانے میں ناکام رہی تھی۔ برازیل کی معیشت میں سست رفتاری اس کے علاقائی تجارتی ملکوں ارجنٹینا، پوراگوئے اور پیراگوئے پر بھی اثر انداز ہوئی۔ اس کے برعکس مشرق وسطیٰ کے ممالک کی معیشتوں کی کارکردگی تیل کی مستحکم قیمتوں اور جی سی سی ممالک میں انفراسٹرکچر میں توسیع کے بل بوتے پر اچھی رہی۔ تاہم اہم عرب ممالک (مصر، مراکش اور تیونس) میں پیدا ہونے والی سیاسی اور سماجی بے چینی، شام میں تنازعے اور یورپی تجارتی شرکاء کی کمزوریوں نے نمو کے امکانات کو معدوم کر دیا۔

جہاں تک ایشیا کا تعلق ہے، اسے ملی بھلی نمو کا تجربہ ہوا۔ بعض تجزیہ کاروں کے نزدیک چین کی جانب سے اپنی معاشی نمو کو معتدل اور متوازن بنانے کی پالیسی معیشت کو مستحکم رکھنے میں معاون ثابت ہوئی۔ اس طرح، مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں چین نے انفراسٹرکچر سرمایہ کاری اور معاون مالی حالات پر مبنی معاشی اعانت کا ایک اور پروگرام شروع کیا جس سے خرد فروخت کی مستحکم نمو کو تقویت حاصل ہوئی۔ دوسری جانب، جاپان میں برآمدات میں کمی کی وجہ سے مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں نمایاں سست روی دیکھی گئی۔ ہمارے نزدیک اس کا نتیجہ زری پالیسی موقف میں بڑی تبدیلی کی صورت میں نکلا جس کے تحت اندرونی گرانٹی میں اضافہ اور بین کو کمزور رکھا گیا۔ بیشتر تجزیہ کاروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اے بنومکس (Abenomics) کا رآمد ثابت ہو رہی ہے جس کا مطلب ہے کہ جاپان میں تفریط زرا کا دور خاتمے کے قریب ہے۔

دوسری جانب بھارت کی معیشت میں ایک دہائی میں م 13ء کے دوران سست ترین رفتار سے نمو ہوئی۔ کمزور برآمدات کے علاوہ بھارتی معیشت کو مخلوط حکومت میں سیاسی اختلافات، کم ہوتی ہوئی ملکی سرمایہ کاری، کاروباری اعتماد کے فقدان اور بلند گرانٹی سے بھی دھچکا پہنچا۔ اگرچہ ریزرو بینک آف انڈیا نے سال کے دوران سود کی شرحوں میں کمی کی، تاہم مجموعی طور پر 75 بی پی ایس کی یہ کمی نجی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے ناکافی تھی۔ کمزور ہوتے ہوئے روپے کے باعث شرح سود میں مزید کمی کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ روپے کی قدر میں ڈالر کے مقابلے میں م 12ء اور م 13ء میں بالترتیب 20.6 فیصد اور 5.7 فیصد کمی واقع ہو چکی ہے۔

عالمی معیشت کی صورت حال مالی منڈیوں میں حالیہ تبدیلیوں کے باعث خراب ہوئی، ابھرتی ہوئی منڈیوں میں جون 2013ء سے سرمائے کی آمد میں کمی واقع ہوئی ہے کیونکہ فیڈرل ریزرو نے جو مالیاتی تحریک فراہم کیا تھا وہ اسے واپس لے رہا ہے۔ تب سے ہی اثاثوں کی قیمتیں گریز رہی ہے اور طویل المیعاد یو ایس بانڈ کی بڑھتی ہوئی شرحوں نے سرمائے کے فرار کی ترغیب دی ہے، جس کے بھارت، ترکی اور برازیل پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اگرچہ فیڈرل ریزرو اب مالیاتی تحریک واپس لینے کے فیصلے پر نظر ثانی کر رہا ہے لیکن بجٹ سکویٹر (sequester) کے تحت اخراجات میں متوقع کمی کے باعث معاشی صورت حال غیر یقینی ہے۔⁵ اس میں اے ٹی اے آر کے سبب دو مہینوں کی تاخیر کر دی گئی ہے اور اب ہم یہ ہے کہ قرضے کی حد پر سیاسی اختلافات اعتماد کی بحالی میں ایک بڑی رکاوٹ بنیں گے۔ یورپی یونین کی معیشتوں پر جمود بدستور طاری رہے گا کیونکہ ٹیلنس شیٹ کی درستی کا عمل اب تک جاری ہے اور طلب کمزور ہے۔ چانسلر میرکل کی حالیہ انتخابات میں کامیابی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپی یونین اپنی مالیاتی کفایت شعاری کی راہ پر بدستور گامزن رہے گی۔

مذکورہ بالا خدشات کی روشنی میں آئی ایم ایف نے اکتوبر 2013ء میں 2013ء اور 2014ء کے لیے عالمی معاشی نمو کی پیش گوئی پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے جولائی 2013ء کے مقابلے میں کم کر دیا۔⁶ یعنی عالمی معاشی امکانات کمزور معلوم ہوتے ہیں۔

7.2 پاکستان کا بیرونی کھاتہ

پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن پورے م 13ء میں دباؤ کا شکار رہا۔ م 12ء کی طرح اس دباؤ کا سراغ آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیوں، دیگر عالمی مالی اداروں کو خالص ادائیگیوں اور بیرونی سرمایہ کاری کے فقدان میں لگایا جاسکتا ہے۔ سال کے دوران تقریباً ایک سہ ماہی میں پاکستان کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 2.0 ارب ڈالر کا بیرونی خسارہ پورا کرنے اور آئی ایم ایف کو 2.5 ارب ڈالر کی ادائیگیوں کی وجہ سے کمی واقع ہوئی (جدول 7.1)۔⁷ چنانچہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر م 13ء کے آخر میں کم ہو کر 6.0 ارب ڈالر ہو گئے۔⁵ بجٹ سکویٹر سے مراد مالیاتی اخراجات میں وہ خود کار کٹوتیاں ہیں جو 2013ء کے لیے تقریباً 85.4 ارب ڈالر تھیں۔ سوشل سیکورٹی، میڈیکلڈ، وفاقی پنشن اور سابق فوجیوں کے فوائد کو استثنا حاصل رہے گا۔ مجموعی طور پر 2013-21ء کی مدت کے لیے اس اقدام کے تحت اخراجات میں اس کے نفاذ سے پہلے کی سطح سے 11 کھرب ڈالر کمی جائے گی۔⁶ اکتوبر 2013ء میں آئی ایم ایف نے 2013ء اور 2014ء کے لیے عالمی معیشت کی پیش گوئی کا تخمینہ بالترتیب 2.9 اور 3.6 فیصد لگایا ہے۔ اس سے قبل جولائی 2013ء میں آئی ایم ایف نے اس کا تخمینہ بالترتیب 3.1 اور 3.8 فیصد لگایا تھا۔⁷ آئی ایم ایف سے اسٹینڈ بائی آرینج منٹ 2.5 ارب ڈالر کے علاوہ حکومت کی جانب سے آئی ایم ایف کو قرضوں کی مجموعی ادائیگی میں 0.4 ارب ڈالر اور 0.1 ارب ڈالر کی سودی ادائیگیاں بھی شامل تھیں (چھٹا باب)۔

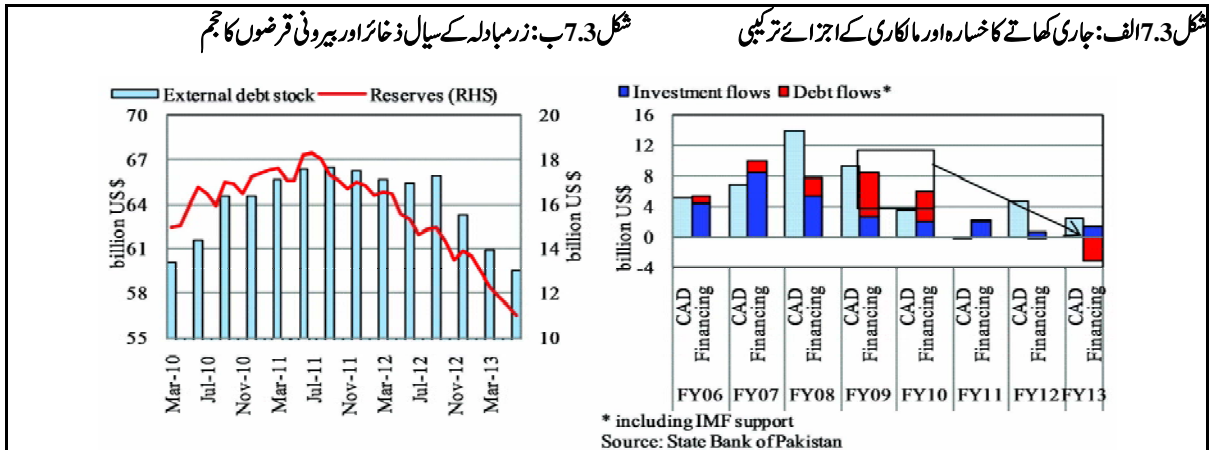
جدول 7.1: پاکستان کے بیرونی شعبے کی کارکردگی			
م 13ء	م 12ء	م 11ء	
-2.5	-4.7	0.2	جاری کھاتے کا خسارہ - ارب ڈالر
-1.0	-2.4	0.1	بجائز ڈی پی فیصد
-6.2	-6.7	-4.9	تجارتی توازن بجائز ڈی پی فیصد
24.2	28.0	29.8	بیرونی قرضہ بجائز ڈی پی فیصد
			زرمبادلہ کا دباؤ
6.0	4.3	3.5	بیرونی قرضوں کی ادائیگی ☆ - ارب امریکی ڈالر
3.0	1.3	0.4	آئی ایم ایف کے قرضوں کی واپسی - ارب امریکی ڈالر
6.0	10.8	14.8	اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر - ارب ڈالر
11.0	15.3	18.2	زرمبادلہ کے سیال ذخائر - ارب امریکی ڈالر
14.4	19.7	26.6	درآمدی بقیہ
-16.1	-25.5	1.3	جاری کھاتے کا توازن بجائز زرمبادلہ کے سیال ذخائر ☆
39.0	23.5	20.9	قرضوں کی ادائیگی بجائز زرمبادلہ کے سیال ذخائر کا فیصد ☆
96.86	89.25	85.55	شرح مبادلہ (پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر) - مدت کی اوسط
سی اے اے ایل	3 بی	3 بی	ریاستی ریٹینڈ (موڈیز)
☆ بشمول آئی ایم ایف، ☆ ان تناسبات کا حساب سال کے دوران بطور جاری کھاتے کا خسارہ اور قرضوں کی واپسی کیا گیا ہے، بجائز سال کے آغاز پر زرمبادلہ کے سیال ذخائر کا فیصد			
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

ارب ڈالر ہو گئے، جبکہ سال کے آغاز پر یہ 10.8 ارب ڈالر تھے۔ پاکستانی روپے کی قدر میں م 13ء کے دوران کی واقع ہوئی، 28 جون 2013ء کو پہلی بار شرح مبادلہ 99.1 روپے فی ڈالر سے تجاوز کر گئی۔

جاری کھاتے میں نمایاں بہتری، جسے 1.8 ارب ڈالر کے اتحادی سپورٹ فنڈ اور تجارتی خسارے میں کمی سے تقویت ملی، کے باوجود ادائیگیوں کے توازن پر یہ دباؤ برقرار رہا۔ اس کے علاوہ کارکنوں کی ترسیلات زر بڑھ کر 13.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو کہ سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے 2013-14ء میں دیئے گئے ہدف سے صرف 100 ملین ڈالر کم ہے (سکشن 7.3)۔ اس وجہ سے جاری کھاتے کا خسارہ گزشتہ برس اور چار برسوں کی اوسط کے مقابلے میں کم رہا۔⁸ تاہم رقوم کی آمد کی عدم موجودگی میں یہ معتدل خسارہ پالیسی چیلنج تھا کیونکہ اس کی مالکاری ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر سے کی جاتی تھی۔

اس حوالے سے م 13ء میں بیرونی شعبے میں حقیقی مسئلہ مالی رقوم کی آمد میں کمی کا تھا۔ یہ صورت حال م 09ء اور م 10ء میں ناسازگار ملی مالکاری (جس کا رخ قرضے کی مالکاری کی جانب تھا)، جس کی وجہ سے م 12ء اور م 13ء میں بھاری ادائیگیاں ضروری ہو گئی تھیں (شکل 7.3 الف)۔ سب سے خاص بات یہ

ہے کہ م 13ء میں قرضے کی ادائیگی 6.0 ارب ڈالر رہی۔ اس بوجھ کو امکان میں شامل کرتے ہوئے م 13ء میں قرضے کی ادائیگی 2013ء کے اختتام جون پر اسٹیٹ بینک کی زیر تحویل سیال زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر کے مساوی رہی۔⁹ اس دباؤ میں اضافہ اس وجہ سے ہوا کہ عالمی مالی اداروں کی جانب سے نئے قرضوں کی فراہمی میں سال کے دوران 0.6 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی¹⁰ جس کی وجہ سے ملک کے بیرونی قرضے کے ذخائر میں شدید کمی ہوئی لیکن زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کی قیمت پر (شکل 7.3 ب)۔¹¹ اگرچہ م 13ء میں سرمایہ کاری کی آمد میں گزشتہ سال کی نسبت معمولی اضافہ ہوا تاہم نقصانات کے ازالے کے لیے اس کی سطح اب تک بہت کم ہے۔



⁸ م 09 تا م 12ء کے دوران جاری کھاتے کا اوسط خسارہ 4.4 ارب ڈالر تھا۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے اسی مدت میں اوسط خسارہ 2.4 فیصد رہا جبکہ مالی سال 13ء میں یہ صرف 1.0 فیصد تھا۔

⁹ اس میں آئی ایم ایف کو ادائیگیاں شامل ہیں۔

¹⁰ ان رقوم میں حکومت اور نجی شعبے کو دیئے گئے نئے قرضے شامل ہیں (دیکھئے ضمیمہ جداول 8.12 اور 8.14)۔

¹¹ جیسا کہ چھٹے باب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ بیرونی قرضوں اور واجبات کے حجم میں م 13ء کے دوران 5.9 ارب ڈالر کی کمی آئی تھی۔

ان مشکلات اور زرمبادلہ کے ذخائر کی غیر اطمینان بخش سطح کے باعث سارا بوجھ جاری کھاتے پر منتقل ہو جاتا ہے۔ تاہم اس بوجھ کو سہارا نامشکل ہے جس کے اسباب میں سخت ساختی مسائل -- جو ترغیبات کا نامناسب ڈھانچے کا نتیجہ ہیں،¹² ٹیکنالوجی کی رکاوٹیں اور اجرت کی کمزوریاں شامل ہیں۔ مزید برآں، ہماری زرمبادلہ میں آمدنی کا جغرافیائی و مصنوعاتی ارتکاز اور بنیادی اجناس (پٹرولیم و پام آئل) کی درآمد کے باعث ہمارے جاری کھاتے کو ملکی و بیرونی دھچکوں سے تحفظ نہیں دے سکتا (باکس 7.1)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہم اس برس معتدل بیرونی خسارے کے متعلق اطمینان کا سانس نہیں لے سکتے کیونکہ ایسا صرف اتحادی سپورٹ فنڈ رقوم کی یکبارگی وصولی سے ہوا ہے۔

اگرچہ معیشت میں ان ساختی کمزوریوں پر قابو پانے میں کچھ وقت لگے گا، تاہم پاکستان نے زرمبادلہ کی فوری امداد کے لیے حال ہی میں آئی ایم ایف سے رجوع کیا ہے۔ آئی ایم ایف کے نئے پروگرام میں اصلاحات، بالخصوص توانائی کے شعبے اور مالیاتی شعبے میں اصلاحات پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ ہمیں یہ ذہن نشین کرنا چاہیے کہ مشکل اصلاحات سے مفر کوئی آپشن نہیں ہے ایک ایسے وقت میں جب درآمدات کا رجحان کم ہو رہا ہے، کمزور عالمی طلب کی وجہ سے برآمدات محدود ہو رہی ہیں، ملک پر سرکاری قرضے کا بھاری بوجھ ہے اور توانائی کی قلت کا سامنا ہے، محض استحکام کی قلیل المدت پالیسیوں کا نفاذ مسائل کا باعث بن سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر استحکام صرف قلیل مدتی پالیسیوں کا متقاضی ہوتا ہے جس کے نتیجے میں نظام میں ساختی کمزوریاں برقرار رہتی ہیں۔

آئی ایم ایف کی جانب سے 6.64 ارب ڈالر کی توسیع شدہ تین سالہ ای ایف ایف کی منظوری سے امکان ہے کہ س م 14ء میں زرمبادلہ پر دباؤ میں کمی آئے گی۔¹³ آئی ایم ایف کے تعاون کی وجہ سے دیگر عالمی مالی اداروں سے بھی مالی مدد ملنے کا امکان ہے جس سے بازار مبادلہ میں کسی حد تک استحکام کی توقع ہے۔

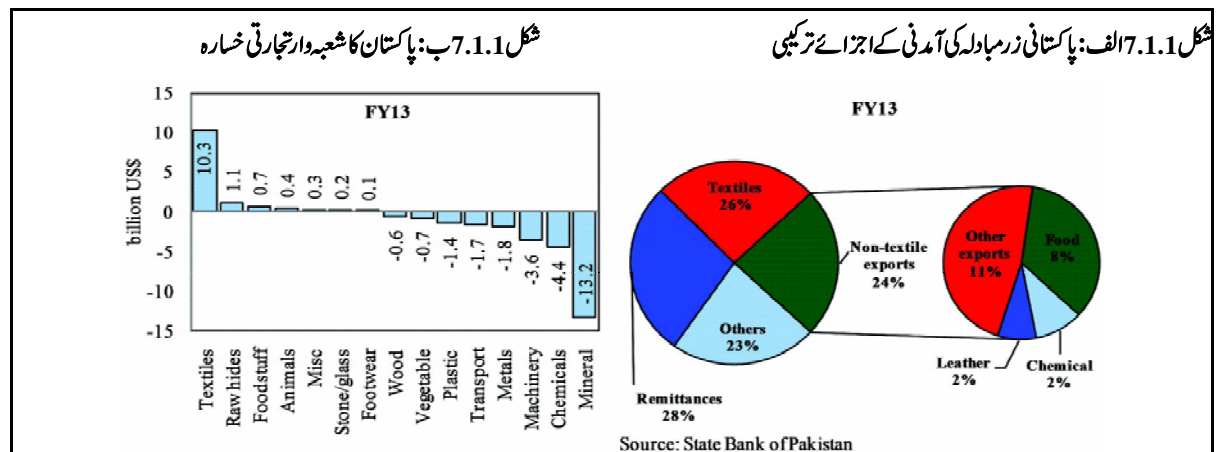
تاہم جاری کھاتے کے امکانات زیادہ روشن نہیں ہیں۔ شام اور لیبیا میں سیاسی کشیدگی کے باعث آخر جون 2013ء کے بعد سے تیل کی عالمی قیمتوں میں 6.2 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ عراق، سوڈان / جنوبی سوڈان میں کشیدہ صورت حال اور تیل کی قیمتوں پر اس کے ممکنہ اثرات ہمارے تجارتی توازن کے لیے خوش آئند نہیں ہیں۔ مزید برآں،

باکس 7.1: بیرونی کھاتے کی کمزوری

جاری کھاتے کی کمزوری کی پیمائش عام طور پر زرمبادلہ آمدنی اور ادائیگیوں، برآمد و درآمد کی تغیر پذیری اور تناسبات تجارت میں اتار چڑھاؤ سے کی جاتی ہے۔

(i) زرمبادلہ کی مرکب آمدنی

پاکستان زرمبادلہ کی آمدنی کے لیے ٹیکسٹائل برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر پر بھاری انحصار کرتا ہے (شکل 7.1.1)۔ کیونکہ مالی رقوم کی آمد اور دیگر برآمدات کی سطح پست ہے۔ یہ دونوں ذرائع مل کر ہماری زرمبادلہ آمدنی کے 50 فیصد پر مشتمل ہیں۔ اگرچہ گذشتہ چند برسوں سے مجموعی برآمدات میں ٹیکسٹائلز کا حصہ کم ہو رہا ہے لیکن اب بھی ہماری برآمدات میں اس کا نصف حصہ ہے۔ ٹیکسٹائلز اور چمچا دوا اہم زمرے ہیں جن میں پاکستان کے پاس تجارتی فاضل ہے جبکہ تجارت کے دیگر تمام زمروں میں ہمیں خسارے کا سامنا ہے۔ یہ انحصار ہماری زرمبادلہ آمدنی کو کپاس کی عالمی قیمتوں اور ملکی فصل کی کارکردگی کے مقابلے میں کمزور بنا دیتا ہے۔ بیشتر زمروں میں خالص خسارہ ظاہر کرتا ہے کہ ہماری



12 مثلاً، بلا ہدف توانائی پر زراعت اور قدرتی گیس کی کم قیمت لگانے کے باعث توانائی کی مصنوعات کے لیے درآمدی طلب بلند سطح پر رہی تھی۔

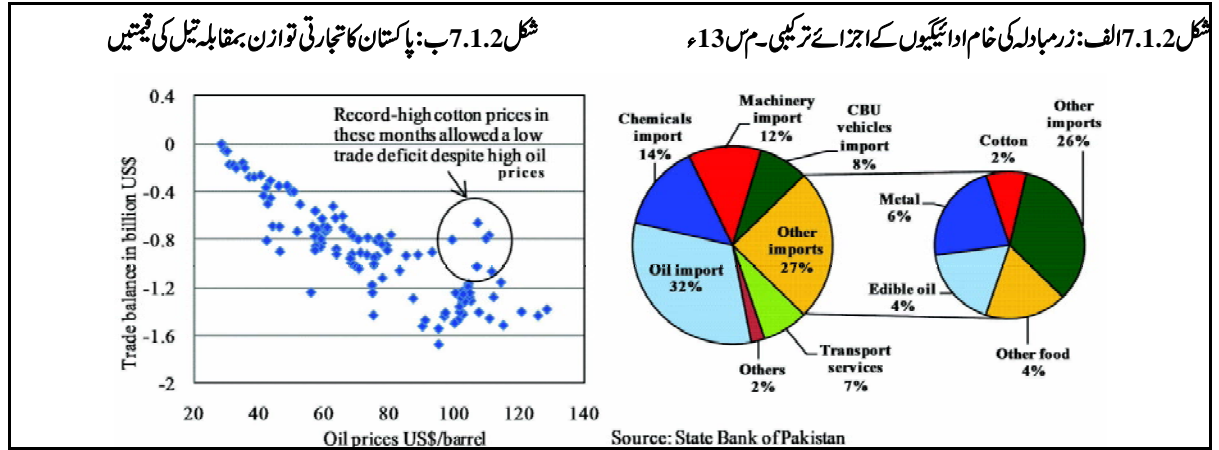
13 پاکستان کو ستمبر 2013ء میں فنڈ سے پہلے ہی 544.5 ملین ڈالر کی رقم موصول ہو چکی ہے۔

ادائیگیوں کا توازن

مصنوعات ملکی و برآمدی دونوں منڈیوں میں اچھی مسابقت نہیں کر سکتیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں کوئلے اور تانبے کے دستیاب وسائل کو استعمال کرنے کے لیے نامناسب انفراسٹرکچر، پٹرولیم کی بلند درامدات، ریفاٹنگ شعبے میں نامناسب سرمایہ کاری جس کی وجہ سے اہم پٹرولیم مصنوعات کی قلت کا سامنا رہتا ہے، مشینری اور دیگر انجینئرنگ برقی اشیاء کی پیداوار کے لیے درکار تکنیکی بنیاد کی اور زرعی پروسسنگ وغیرہ کے لیے پست قدر اضافی شامل ہیں۔

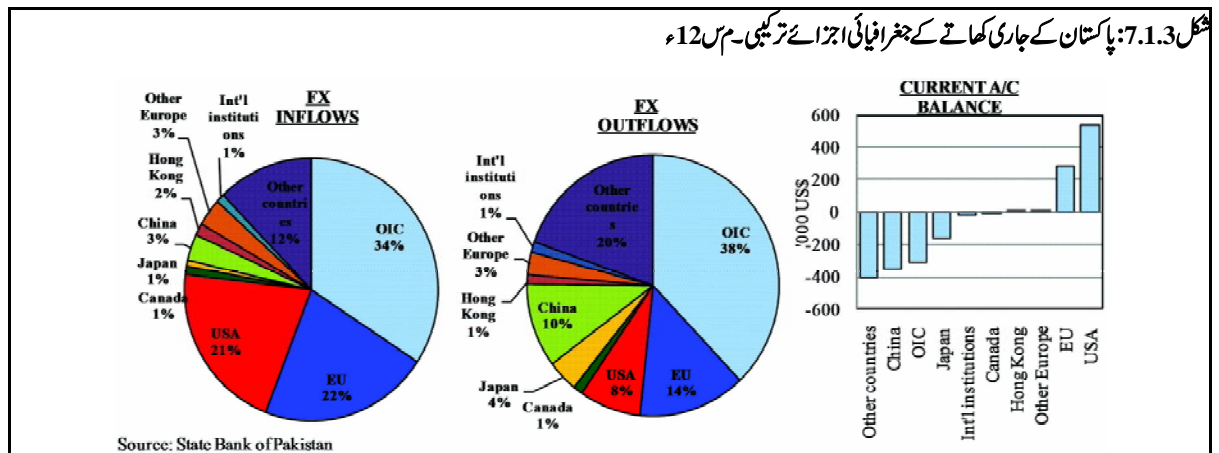
(ii) تیل کی درآمدات پر انحصار

درآمدی تیل اور دیگر ضروری اجناس (جیسے غذائی اشیاء، کھاد، مشینری وغیرہ) پر انحصار بیرونی کھاتے کو کمزور کرنے والا ایک اور اہم عامل ہے۔ پاکستان کے تجارتی توازن میں یہ رجحان تیل کی قیمتوں میں تہہ لیبیوں سے کافی ہم آہنگ ہوتا ہے کیونکہ پٹرولیم درآمدات کا ہمارے درآمدی بل میں حصہ بچیس فیصد سے زائد ہے اور ان درآمدات میں غیر تیل درآمدات کے مقابلے میں خاصی تغیر پذیری رہتی ہے (شکل 7.1.2)۔ تجارتی کھاتے کے علاوہ خدمات کا کھاتہ بھی تیل کی قیمتوں کے مقابلے میں کمزور ہے کیونکہ مال برداری (فریٹ چارجز) ہماری خدمات کی درآمدات کا سب سے بڑا حصہ ہے۔



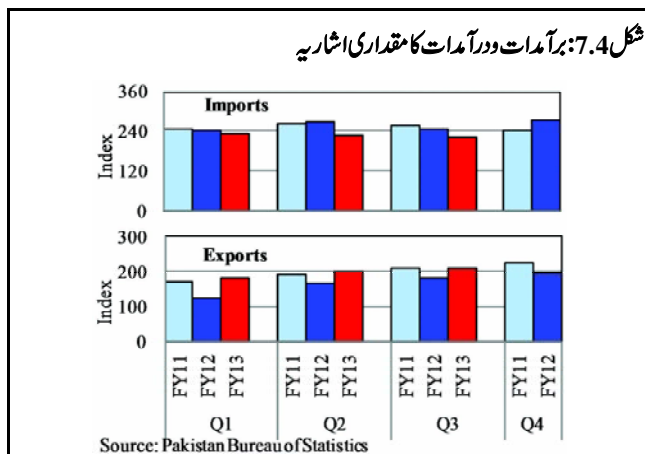
زرمبادلہ کی خالص رقوم کا جغرافیائی ارتکاز

پاکستان کی خام زرمبادلہ کی آمدنی تین خطوں میں مرکوز ہے: امریکہ، یورپی یونین اور مشرق وسطیٰ کے ممالک (شکل 7.1.3)۔ امریکہ اور یورپی یونین کی آمدنی تقریباً برآمدی وصولیوں اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں مساوی تقسیم کردی جاتی ہے جبکہ مشرق وسطیٰ سے آمدنی ترسیلات زر پر مشتمل ہوتی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ممالک سے آنے والی قوم کے اثرات قوم کی واپسی سے زائل ہو جاتے ہیں، جو متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کو تیل کی ادائیگیوں کی شکل میں ہوتی ہے۔ امریکہ سے پاکستان کی درآمدات محدود ہیں جس میں کپاس، گیس ٹربائن، پرانے کپڑے، دھات کا اسکرپ اور پاؤڈر کا دودھ شامل ہوتے ہیں۔ یورپی یونین سے ہمارے زرمبادلہ کی قوم کی آمد دہاں منتقل ہونے والی قوم سے بلند ہے کیونکہ ہم ان ممالک پر زیادہ تر ٹیکسٹائل اور کھانسیں ریفاٹنگ مشینری، دھاتوں، ٹربائن وغیرہ کے لیے انحصار کرتے ہیں۔ مجموعی لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا جاری کھاتے کا فاضل امریکہ اور اس کے بعد یورپی یونین سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں پاکستان کو چین، مشرق وسطیٰ ممالک اور پام آئل درآمد کنندگان (مالٹیا وائٹویشیا) سے ہماری خسارے کا سامنا ہے۔ ہماری خالص رقوم کی آمد کا چند ممالک پر انحصار نہیں امریکہ اور یورپی یونین میں دیکھوں کے مقابلے میں کمزور بنا دیتا ہے۔



ہمیں اپنی برآمدات کی بحالی کی توقع نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ایسا تبھی ممکن ہوگا کہ عالمی معیشت میں تیزی سے نمو ہو اور توانائی کے ملکی مسائل کو حل کر لیا جائے۔ اس لیے ہمیں توقع ہے کہ اگر سی ایس ایف اور تھری جی لائسنسوں کی نیلامی کا اثر شامل کر لیا جائے تو م س 14 میں جاری کھاتے کا خسارہ 13.2 ارب ڈالر رہے گا۔

جدول 7.2: ادائیگیوں کے توازن کا خلاصہ		
ارب امریکی ڈالر		
م 13ء	م 12ء	
-2.5	-4.7	I- جاری کھاتے کا توازن (الف+ب+ج+د)
-15.4	-15.8	الف- تجارتی توازن
24.8	24.7	(i) برآمدات
40.2	40.5	(ii) درآمدات
-1.5	-3.2	ب- خدمات
		جس میں
-2.0	-2.0	مال برداری
2.5	0.9	حکومت
1.8	0.0	جس میں: اتحادی سپورٹ فنڈ
-3.7	-3.2	ج- آمدنی
ادائیگیاں بشمول		
1.7	1.5	تیل کمپنیوں کی جانب سے منافع کی منتقلی
0.7	0.8	بیرونی قرضے پر، الگ آئی ایم ایف کے چارٹر اور سود
18.1	17.5	د- جاری منتقلیاں
13.9	13.2	جس میں: کارکنوں کی ترسیلات زر
0.3	0.2	II- سرمایہ کھاتہ
0.3	1.3	III- مالی کھاتہ
1.3	0.6	(i) خالص بیرونی سرمایہ کاری
1.3	0.7	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
0.0	-0.1	جزدانی
-1.0	0.7	(ii) دیگر سرمایہ کاری (خالص)
-0.5	0.0	مالی اثاثوں کی خالص تحویل
-0.5	0.7	خالص واجبات کا ہونا
-0.1	-0.1	IV- اخطاؤں و بچول چوک
-2.0	-3.3	V- مجموعی توازن (IV+III+II+I)
ماخذ: بینک دولت پاکستان		



7.3 جاری کھاتہ

م 13ء میں جاری کھاتے میں 2.5 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا جو کہ گذشتہ برس کے مقابلے میں نصف ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے اس بہتری کا سبب م 13ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں 1.8 ارب ڈالر ملنا تھا (جدول 7.2)۔

تجارتی خسارے میں درآمدات میں کمی کی وجہ سے معمولی بہتری دیکھی گئی کیونکہ برآمدات کم و بیش پہلی جتنی رہیں۔¹⁴ نہ صرف درآمدی مقدار میں کمی ہوئی بلکہ اجناس (خاص طور پر تیل) کی قیمتوں سے ملک کا درآمدی بل کم کرنے میں مدد ملی تھی (تفصیلات کے لیے دیکھیے شکل 7.4 اور سیکشن 7.7)۔

جاری منتقلیوں کے تحت رقوم کی آمد سے تجارت، خدمات اور آمدنی کھاتوں کے خساروں کی تلافی میں مدد ملی رہی (شکل 7.5)۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر مبادلہ کی وصولیوں کا اہم ذریعہ بن چکی ہیں جس کی وجوہات میں پاکستانیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی بیرون ملک ملازمت کے حصول کی کوششیں اور پاکستان ریکی ٹینس انی شیڈ کی جانب سے پاکستان رقم بھیجنے کے سرکاری ذرائع کی حوصلہ افزائی کے اقدامات شامل ہیں۔

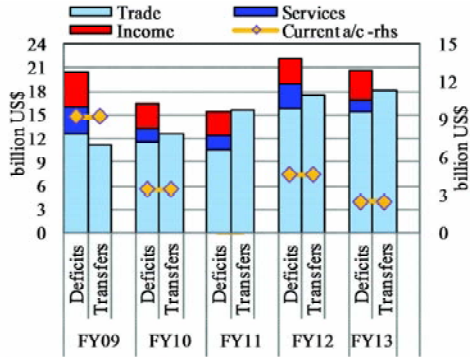
مالی سال 13ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور یہ بڑھ کر 13.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو کہ سالانہ منصوبے میں مقررہ 14 ارب ڈالر کے ہدف سے بہت قریب ہے۔ جیسا کہ شکل 7.6 الف میں دکھایا گیا ہے کہ مالی سال 13ء میں بحرین، برطانیہ، آسٹریلیا اور سوئیڈن سے ترسیلات زر میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مشرق وسطیٰ ملی جلی تصویر پیش کر رہا ہے: سعودی عرب، کویت اور ابوظہبی میں معاشی سرگرمی میں تیزی سے پاکستان کی ترسیلات زر بڑھانے میں مدد ملی جبکہ عمان اور قطر سے رقوم سے ترسیلات منجمد رہیں جبکہ شارجہ اور دبئی سے رقوم کی آمد میں کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، مالی سال 12ء میں جاپان اور امریکہ سے ترسیلات میں مالی سال 12ء کے مقابلے میں کمی دیکھی گئی (شکل 7.6 ب)۔

7.4 مالی سرمایہ کھاتہ

م 13ء کے دوران مالی کھاتے کے فاضل میں خاصی کمی ہوئی (جدول 7.2)۔ اس کی سبب بیرونی قرضوں کی خالص واپسی تھی جس نے سال کے دوران بیرونی سرمایہ کاری میں ہونے والے معمولی اضافے کا اثر زائل کر دیا۔

¹⁴ اسٹیٹ بینک کے ایچ بی آر ڈیٹا کے مطابق۔

شکل 7.5: جاری کھاتے کے خسارے کے اجزائے ترکیبی



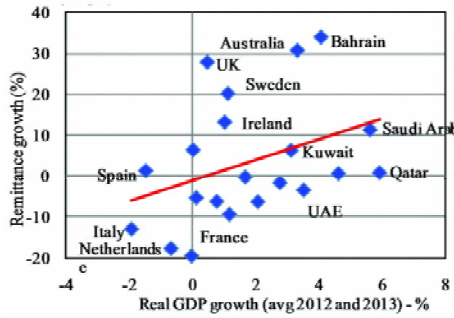
Source: State Bank of Pakistan

براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

میں 13 کے دوران بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 1.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئی جو گزشتہ برس صرف 0.6 ارب ڈالر تھی۔ یہ اضافہ خوش آئند ہے لیکن براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی سطح تشویشناک حد تک کم رہی جس کی وجوہات میں الیکشن کے باعث غیر یقینی سیاسی صورت حال، سیکورٹی خدشات اور پاکستان کے بیرونی کھاتے کی کمزوری شامل ہیں۔ ملکی عوامل کے علاوہ سرمایہ کاری کا عالمی ماحول بھی سازگار نہیں تھا۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک دونوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری مشکلات کا شکار ہے (باکس 7.2)۔

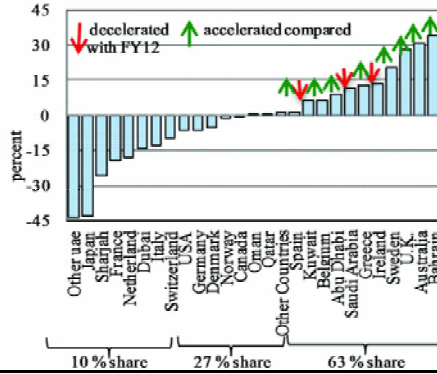
جیسا کہ شکل 7.7 میں دکھایا گیا ہے مئی 13 کے دوران رپورٹنگ کرنے والے

شکل 7.6: پاکستان میں ترسیلات زر کی ملکوں کے لحاظ سے آمد بمقابلہ میزبان ممالک میں نمو

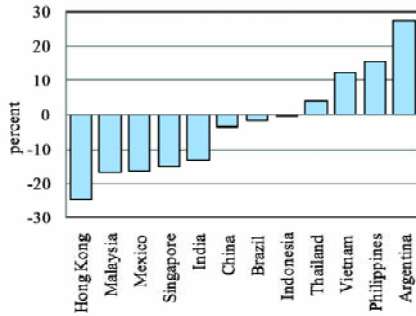


Source: World Economic Outlook and SBP

شکل 7.6: الف: ترسیلات زر میں ملک وائر نمو۔ مئی 13



شکل 7.2.1: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں نمو۔ 2012ء بمقابلہ 2011ء



Source: UNCTAD

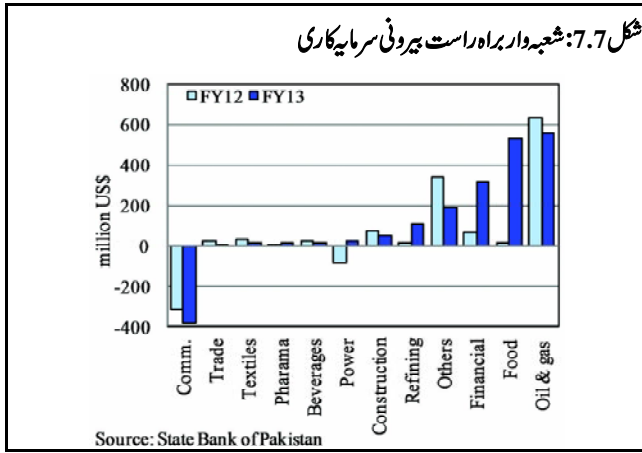
باکس 7.2: عالمی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے امکانات

سرمایہ کاری کے عالمی رجحان کی مائیکرونگ کے متعلق پوائنٹس ایس ڈی کی رپورٹ کے مطابق 2012ء کے دوران عالمی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 18 فیصد کمی آئی ہے۔ یہ کمی بنیادی طور پر سرمایہ کاروں کی غیر یقینی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے جس پر جی ڈی پی، تشکیل سرمایہ، روزگار وغیرہ سمیت کمزور معاشی اظہار اثر انداز ہوتے ہیں جبکہ پالیسی سے منسلک خطرات خاص طور پر یورو زون کے بحران اور امریکہ کے مالیاتی بوجھ اور مختلف معیشتوں میں سیاسی اقتدار کی منتقلی سے بھی اثر قبول کرتی ہے۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں صرف معتدل اضافہ ہو سکتا ہے کیونکہ معاشی بحالی کی رفتار کم اور غیر متوازی ہے۔ مزید برآں، بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں میں ساختی کمزوریوں اور عالمی مالی نظام کے نازک ہونے کی وجہ سے خطرات برقرار رہتے ہیں۔ سرمایہ کاروں کے اعتماد کا تعین کرنے میں مالیاتی پالیسیوں اور سرمایہ کاری کے ضوابط کو کلیدی عامل کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

ماخذ: پوائنٹس ایس ڈی کی عالمی سرمایہ کاری رپورٹ 2013ء

معاشی شعبوں میں نصف سے کم میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی سطح بلند رہی۔ حجم کے لحاظ سے تیل و گیس کی دریافت کی صرف دو ایف ایم سی جیہ کا سال میں حاصل ہونے والی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں حصہ 70 فیصد سے زائد تھا (شکل 7.7)۔ ایف ایم سی جیہ میں سرمایہ کاری مئی 13ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران یونی لیور کی جانب سے 500 ملین ڈالر مالیت کے حصص کی دوبارہ خریداری کی شکل میں تھی۔ برطانوی بیزنس کمپنی نے پاکستان میں جاری کردہ حصص میں سے 24.9 فیصد تحویل میں لے کر اس کاروباری ادارے میں اپنا حصہ بڑھا لیا ہے۔ اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ حالیہ برسوں میں پاکستان میں بڑھتی ہوئی آمدنی، خصوصاً نیم شہری و دیہی شعبوں میں، کے باعث ایف ایم سی جی کا شعبہ حالیہ برسوں میں تیزی سے ترقی کرتا رہا ہے (باکس 7.3)۔¹⁵

15 یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یونی لیور نے ہندوستان لیور میں اپنا حصہ بڑھا دیا ہے۔



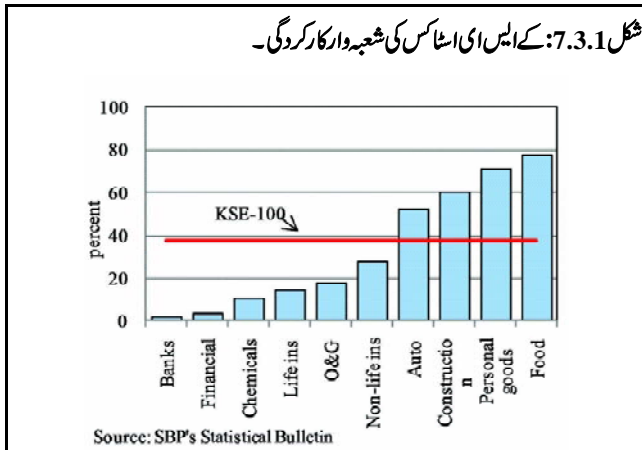
ایف ایم سی جیز کے علاوہ سال کے دوران مالی شعبے اور پٹرولیم کی صفائی میں بھی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی سطح بلند رہی۔ مالی شعبے میں بیرونی رقوم کی آمد نو سرمایہ کاری آمدنی میں ہوئی جبکہ پٹرولیم کی صفائی کے شعبے میں سرمایہ کاری ملک میں قائم ہونے والی ایک نئی ریفائنری کو ساز و سامان کی رسد کی شکل میں ہوئی تھی۔

جزدانی سرمایہ کاری

دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی نسبت ملکی اسٹاک مارکیٹوں کی مضبوط کارکردگی کے باعث پاکستان اس 13ء میں جزدانی بیرونی رقوم کو متوجہ کرنے میں کامیاب رہا (شکل 7.8 اور جدول 7.2)۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی پست سطح کی وجوہات میں ملکی و بیرونی عوامل شامل تھے جبکہ پاکستان میں جزدانی سرمایہ کاری

کی غیر موجودگی کا سبب صرف اندرونی مسائل ہیں: 2012ء اور 2013ء میں دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سرمایہ کاری میں بحالی دیکھی گئی تھی لیکن مارکیٹ کی اچھی کارکردگی کے باوجود پاکستان سرمایہ کاری کو متوجہ نہیں کر سکا (شکل 7.9)۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں اضافی زری توسیع نے سرمایہ کاروں کو بہتر یافت کی تلاش میں اپنی رقوم کا رخ ابھرتی ہوئی معیشتوں کی جانب موڑنے کی ترغیب دی تھی لیکن زرمبادلہ کی مشکلات کی وجہ سے پاکستان مستحکم منافع کی پیشکش نہیں کر سکا۔¹⁶

بکس 7.3: تیز رفتاری میں سرمایہ کاری کے امکانات



پاکستان میں ایف ایم سی جیز کی تیزی سے بھٹکنے پھولنے والے شعبوں میں شامل ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں ایف ایم سی جیز کی ترقی پائی نے وسیع مارجن سے دیگر شعبوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اسٹاک مارکیٹ میں ان کی کارکردگی دیگر کے مقابلے میں عمدہ ہے اور اس شعبے میں سرمایہ کاری کے منافع بخش مواقع موجود ہیں (شکل 7.3.1)۔

ان رجحانات کو متعدد عوامل نے جنم دیا ہے۔ سب سے پہلے، پاکستان کی آبادی میں 2 فیصد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہو رہا ہے جو ایشیا میں سب سے زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صرف کا بلند تناسب ایف ایم سی جیز کی نمو کو تقویت دینے والا ایک اہم عامل ہے۔ دیہی علاقوں میں الیکٹرانک میڈیا کی سرائیت کو بھی ان شعبوں میں ایف ایم سی جیز کی مارکیٹنگ کا ایک اہم ذریعہ سمجھا جا رہا ہے۔ مزید برآں، گذشتہ چند برسوں کے دوران دیہی آمدنی میں اچھی نمو سے بھی قوت خرید کو تقویت ملی ہے۔ ملک میں کئی بار پھر فصلیں ہوئیں جبکہ قیمتوں میں بھی اضافہ ہوتا رہا ہے۔ اس لیے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے مارکیٹنگ نے انہیں دیہی علاقوں میں اپنی فروخت میں خاصا اضافہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔

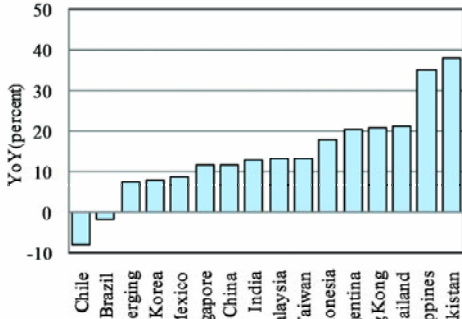
ایف ایم سی جیز میں سرمایہ کاری کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ پاکستان میں اہم غذائی وغیرہ غذائی ذاتی اجزاء کافی کس صرف بہت کم ہے جبکہ غذائی شعبے میں 80 تا 90 فیصد فروخت ابھی تک بینکنگ کے بغیر کھلے انداز میں کی جارہی ہے جس میں ملاوٹ کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ صارفین کو ڈیوں میں بند مصنوعات کے استعمال پر منتقل کرنے کے لیے مضبوط میڈیا مہمات جاری ہیں اور غذائی بینکنگ والی اہم فرما اپنا دائرہ بڑھانے کے لیے سخت محنت کر رہی ہیں۔

قرضوں (اور واجبات) کا بہاؤ

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے قرضوں کی رقوم کا فقدان پاکستان کے مالی کھاتے پر دباؤ بڑھانے والا ایک اہم عامل تھا۔ یہ مشکلات سرکاری ونجی شعبے بشمول بینکوں دونوں میں دیکھی گئیں۔ تاہم رقوم کے بہاؤ میں کچھ اعانت بینک آف چائنا کے ساتھ کرنسی تبدیل کی لائن کو استعمال کرنے سے ملی تھی (جدول 7.3 اور کرنسی تبدیل انتظامات پر بکس 7.4)۔

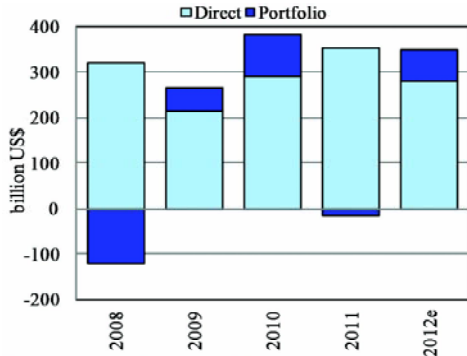
16 مثلاً، جب امریکی فیڈرل ریزرو اثاثوں کی خریداری کے پروگرام کے ذریعے مقداری نری شروع کرتا ہے تو وہ منڈی میں بانڈ کی رسد کم کرتا ہے، سیالیت بڑھاتا ہے اور امریکی تسمکات کی یافت میں کمی کر دیتا ہے۔ سرمایہ کار امریکی نظام میں دستیاب سیالیت کو ان ملک میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کرتے ہیں جو بلند یافت کی پیشکش کرتے ہوں۔

شکل 7.8: علاقائی اسٹاک منڈیوں میں حصص کی قیمت کا اشاریہ۔ م 13ء



Source: Haver Analytics

شکل 7.9: ابھرتی معیشتوں میں نجی ایکویٹی کی سرمایہ کاری



Source: Institute of International Finance

جیسا کہ جدول 7.3 میں دکھایا گیا ہے کہ حکومتی قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا اور تقسیم کی سطح مالی سال 12ء سے کم رہی جبکہ تسلیک میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا (جدول 7.3 اور باب 6)۔ نئے قرضوں میں پیشتر کی چین سے دوطرفہ حکومتی قرضوں میں دیکھی گئی جس نے 500 ملین ڈالر کی اعانت گزشتہ برس مہیا کی تھی۔ علاوہ ازیں ورلڈ بینک گروپ (بشمول آئی ڈی اے اور آئی بی آر ڈی) کے کثیر فریقی قرضوں میں بھی سال کے دوران کی واقع ہوئی۔ قرضوں میں اعانت کے لیے عالمی مالیاتی اداروں کے وعدوں کو مد نظر رکھتے ہوئے توقع ہے کہ ان رقوم کی آمد میں آئندہ برسوں کے دوران بہتری آئے گی۔¹⁷

جہاں تک امانتیں لینے والی کارپوریشنز کا تعلق ہے، واجباتی رقوم کی آمد میں کمی کی وجوہات میں غیر اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں سے خالص رقوم نکلوانے کے ساتھ ساتھ قلیل مدتی بیرونی قرض گیری کی خالص واپسی بھی شامل ہے۔

7.5 زرمبادلہ کے ذخائر

م 13ء کے دوران پاکستان کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 4.3 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ م 12ء میں 2.9 ارب ڈالر کی کمی آئی تھی۔¹⁸ م 13ء میں ہونے والی کمی آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی ظاہر کرتی ہے جن میں گزشتہ برس کے مقابلے میں دگنا اضافہ ہوا تھا۔¹⁹ آخر جون م 13ء تک اسٹیٹ بینک کے خام سیال ذخائر 55 مہینوں کی پست ترین سطح 6 ارب ڈالر پر آ گئے (جدول 7.4)۔ یہ بات تشویش کا باعث ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر کا

ایک حصہ قرض لیا گیا ہے۔ ان میں سے 2.3 ارب ڈالر ملکی منڈی سے قلیل مدتی پیشگی تبدل کی شکل میں لیا گیا جبکہ بینک آف چائنا کے ساتھ 871 ملین ڈالر کرنسی تبدل کیا گیا (پاکس 7.4)۔²⁰ آئی ایم ایف کا واجب الادا 4.5 ارب ڈالر کا قرضہ اس کے علاوہ ہے۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے خالص سیال ذخائر منفی ہو گئے تھے جن کی عکاسی خالص عالمی ذخائر (این آئی آر) کے متعلق آئی ایم ایف کی تعریف سے ہوتی ہے اور جو ای ایف ایف پروگرام کے لازمی سماہی اہداف کا حصہ ہیں۔

آئی ایم ایف نے پاکستان کی مشاورت سے حال ہی میں اسٹاف رپورٹ برائے 2013ء آرٹیکل IV جاری کی جس میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر کو بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ درحقیقت اسٹیٹ بینک کے خالص عالمی ذخائر پر حد کو پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کو م 13ء کے آخر میں اپنے خالص عالمی ذخائر کو 2.5 ارب ڈالر سے بڑھا کر آخر م 14ء تک 2.5 ارب ڈالر کرنا ہے۔ لیکن ایسا عالمی مالی اداروں سے قرض گیری، ریاستی بانڈز یا مرکزی بینکوں کی رکھی گئی رقوم کے ذریعے نہیں کیا جاسکتا۔ م 14ء میں پاکستانی روپے پر دباؤ کی نشاندہی بین الینک منڈی سے زرمبادلہ کی خریداری کے پیشگی اقدام سے ہوتی ہے۔ اگرچہ بازار کو تشویش ہے کہ مستقبل کی خریداریوں سے پاکستانی روپے پر دباؤ میں مزید اضافہ ہوگا²¹ لیکن ہمیں یقین ہے کہ عالمی مالیاتی اداروں کی رقوم کے ملنے، تھری جی اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی آمدنی اور حکومت کی ساختی اصلاحات سے شرح مبادلہ کو مستحکم سطح پر رکھنے میں مدد ملے گی۔

17 حکومت کو توقع ہے کہ آئی ایم ایف کے پروگرام کی مدت میں اسے اضافی بیرونی مالکاری حاصل ہوگی جس میں عالمی بینک (1.5 ارب ڈالر)، ایشیائی ترقیاتی بینک (1.6 ارب ڈالر)، برطانیہ (0.5 ارب ڈالر)، امریکہ (0.4 ارب ڈالر) اور دیگر (1.5 ارب ڈالر) سے حاصل ہونے والی رقوم شامل ہوں گی (ماخذ: IMF Staff Report for the Article IV Consultation and Request for the Extended Arrangement under the (Extended Fund Facility)

18 زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں اسٹیٹ بینک کی تحویل میں ایس ڈی آر، اسٹیٹ بینک کے نوٹسز (علاوہ کمرشل بینکوں کی جانب سے رکھی گئی مطلوبہ نقد محفوظ کی رقوم)، اور بینکوں کی تحویل میں ایف ای 25 امانتیں جن کی مطابقت درآمد کنندگان و برآمد کنندگان کو زرمبادلہ کی قرض گاری سے کی جاتی ہے۔

19 م 12ء کے 1.2 ارب ڈالر کے مقابلے میں م 13ء میں آئی ایم ایف کو ایس بی اے کی ادائیگیاں بڑھ کر 2.5 ارب ڈالر ہو گئیں۔

20 ماخذ: MF Staff Report for the Article IV Consultation and Request for the Extended Arrangement under the Extended Fund Facility.

21 پیشگی اقدام کے طور پر پروگرام پر آئی ایم ایف کے بورڈ کے غور کرنے سے قبل اسٹیٹ بینک کو یکم جولائی 2013ء کو بین الینک منڈی سے 125 ملین ڈالر خریدنے کا کہا گیا۔

7.6 شرح مبادلہ

م 13ء میں گزشتہ برس کے مقابلے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کے باوجود پاکستانی روپے کی قدر میں کمی محدود تھی۔ م 13ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 4.5 فیصد کمی ہوئی جبکہ م 12ء میں روپے کی قدر 9.1 فیصد گری تھی۔ مزید برآں، شرح مبادلہ کی حرکت پذیری بھی کم تغیر پذیر رہی، خصوصاً مالی سال کے دوسرے نصف حصے میں (شکل 7.10)۔ اس بہتری کی وجہ م 13ء میں جاری کھاتے کے خسارے میں کمی تھی جس نے پاکستانی روپے پر دباؤ کم کر دیا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بین الینک منڈی مجاز رقوم کی آمدورفت (جیسے جاری کھاتے کا لین دین) اور بیرونی سرمایہ کاری رقوم کے بہاؤ کا ذریعہ ہے لیکن اس سے آئی ایم ایف اور دیگر عالمی مالی اداروں کو قرضوں کی براہ راست واپسی نہیں کی جاتی کیونکہ یہ رقوم اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر سے براہ راست مہیا کی جاتی ہیں۔ چونکہ م 13ء میں قرضوں کی واپسی م 12ء کے مقابلے میں زیادہ تھی اس لیے م 13ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل کمی ہوئی لیکن بین الینک منڈی میں پاکستانی روپے کی مساوات پر دباؤ کم تھا۔

اس سے قطع نظر روپے کی قدر میں مزید کمی کے متعلق بازاری توقعات کی بنیاد آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی کے بارے میں پائی جانے والی تشویش اور اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر کے دباؤ پر رکھی گئی۔ ان توقعات نے عوام کو بینکاری نظام میں اور اس سے باہر امریکی ڈالر میں اپنی رقوم بڑھانے کی ترغیب دی۔ ایف ای 25 امانتوں میں جمع ہونے والی رقوم م 12ء کے مقابلے میں م 13ء

جدول 7.3: قرضوں اور واجبات کی آمد (ملین ڈالر)		
م 13ء	م 12ء	
-451.0	671.0	واجبات کا خالص بہاؤ (زرمبادلہ کی آمد)
710.0	-105.0	I۔ مرکزی بینک
-1117.0	220.0	II۔ امانت لینے والی کارپوریشنز
-244.0	316.0	(i) غیر قائم مقامی امانتیں
-637.0	-81.0	(ii) قلیل مدتی قرض گیری
-66.0	-15.0	(iii) دیگر
218.0	998.0	III۔ عوامی حکومت
2500.0	2633.0	(i) تقسیم
0.0	0.0	آئی ایم ایف کے قرضے ☆
2203.0	2633.0	دیگر طویل مدتی
297.0	0.0	قلیل مدتی
2282.0	1577.0	(ii) بالاقساط ادائیگی
361.0	0.0	آئی ایم ایف کے قرضے ☆
1530.0	1477.0	دیگر طویل مدتی
391.0	100.0	قلیل مدتی
31.0	-58.0	(iii) دیگر واجبات (خالص)
-262.0	-442.0	IV۔ دیگر شعبے
409.0	558.0	(i) تقسیم
618.0	638.0	(ii) بالاقساط ادائیگی
-53.0	-362.0	(iii) دیگر واجبات (خالص)
☆ مجموعی بیرونی قرضے میں م 13ء میں 5.7 ارب ڈالر کی خالص کمی واقع ہوئی۔ اس کمی کا سبب آئی ایم ایف کو ایس بی اے قرضے (2.5 ارب ڈالر) کی واپسی تھی۔ دونوں اجزاء کو اس جدول میں نہیں دیا گیا (تفصیلات کے لیے دیکھئے شماریاتی تقریر جی نوٹ نمبر 7، انگریزی رپورٹ میں)۔		
☆ اس میں ادائیگیوں کے توازن میں اعانت کے لیے آئی ایم ایف سے لیے گئے قرضے شامل نہیں۔		
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

جدول 7.4: ذخائر کی موزونیت کے اظہار بے

جون 08ء	جون 09ء	جون 10ء	جون 11ء	جون 12ء	جون 13ء	
درآمد پر مبنی موزونیت						
128.9	156.8	214.7	203.4	151.1	110.7	زرمبادلہ کے سیال ذخائر بلحاظ سہ ماہی درآمد کا فیصد (گزشتہ 12 ماہ)
143.7	159.5	186.8	180.4	153.5	104.5	زرمبادلہ کے سیال ذخائر بلحاظ سہ ماہی درآمد کا فیصد (12 ماہ کی چٹری گوئی)
108.1	117.1	144.5	146.2	108.5	57.0	اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر بلحاظ سہ ماہی درآمد کا فیصد
قلیل مدتی قرضہ						
6.3	5.2	8.0	7.0	10.6	11.3	قلیل مدتی قرضہ بلحاظ ایل ایف آر کا فیصد
8.3	7.1	10.4	8.7	14.9	20.8	قلیل مدتی قرضہ بلحاظ اسٹیٹ بینک ایل ایف آر کا فیصد
0.4	-4.7	0.4	0.4	4.1	14.0	آئی ایم ایف کو خالص رقوم کی واپسی بلحاظ اسٹیٹ بینک ذخائر کا فیصد
8.7	2.5	10.8	9.0	19.1	34.8	قلیل مدتی قرضہ + آئی ایم ایف کو رقوم کی واپسی بلحاظ اسٹیٹ بینک ایل ایف آر کا فیصد
آئی ایم ایف کے نئے اظہار بے						
127.9	79.7	28.9	5.8	41.0	32.2	قلیل مدتی قرضہ + جاری کھاتے کا خسارہ بلحاظ جی ڈی پی کا فیصد
169.9	108.5	37.4	7.2	58.1	59.0	قلیل مدتی قرضہ + جاری کھاتے کا خسارہ بلحاظ اسٹیٹ بینک ایل ایف آر
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

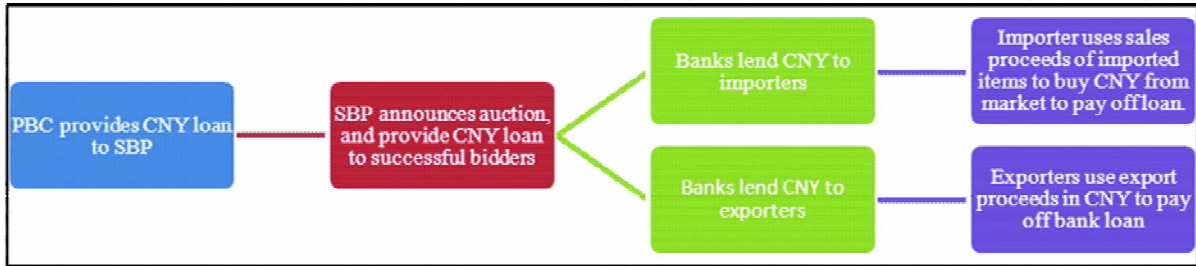
بکس 7.4: پاکستان اور چین کے درمیان کرنسی کے تہل کا سمجھوتہ

بینک دولت پاکستان اور چینل بینک آف چائنا کے درمیان کرنسی تہل کے سمجھوتے پر دسمبر 2011ء میں دستخط کیے گئے تھے اور مئی 2013ء سے اس پر عمل ہو رہا ہے۔²² اس تہل کا اہم مقصد دو ملک کے درمیان تجارتی ادائیگیوں کے لیے علاقائی کرنسیوں کے استعمال کو فروغ دینا ہے۔ اس سمجھوتے کے تحت پاکستان چین کو 140 ارب روپے (پاکستانی روپیہ) کا قرض دے سکتا ہے اور چین، پاکستان کو 10 ارب چینی یوان (سی این وائی) کا قرض دے سکتا ہے۔

سمجھوتے کی تمام مدت میں دونوں مرکزی بینک تہل کی دستیاب لائن سے کسی بھی وقت رقم لے سکتے ہیں۔ اس لیے جب مقامی تاجروں کو چینی یوان کی ضرورت پڑتی ہے تو پہلے سے طے شدہ عرصیت اور شرح مبادلہ پر اسٹیٹ بینک پاکستانی روپے کا مبادلہ کر کے چینی یوان خرید سکتا ہے جبکہ پاکستانی روپیہ دے کر چینی یوان کی دوبارہ خریداری بھی ہو سکتی ہے۔ جب چینی یوان کو اسٹیٹ بینک کے نوٹروں پر قرض دیا جاتا ہے، تو اسٹیٹ بینک مقامی کمرشل بینکوں کو چینی یوان کی فراہمی کے لیے ایک نیلامی منعقد کرتا ہے تاکہ وہ یہ کرنسی برآمد کنندگان اور درآمد کنندگان کو قرض پر دے سکیں۔ حوالہ شرح کے ساتھ نیلامی کی تفصیلات کا اعلان اسٹیٹ بینک کر سکتا ہے جسے قرضوں کی نیلامی کی قیمتوں کا تعین کرنے کے لیے نشانہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ چینی یوان کے قرضوں کی نیلامی میں شرکت اسپرڈ اور (spread over) حوالہ شرح پر مبنی ہوگی۔²³

چینی یوان کے قرضوں کی دستیابی سے مقامی درآمد کنندگان کی حوصلہ افزائی ہوگی کہ وہ چینی یوان میں ایل سی کھولیں۔ اس لیے، پاکستانی روپے یا امریکی ڈالر میں قرض لینے کے بجائے درآمد کنندگان بینکوں سے چینی یوان کی دستیاب ماکاری حاصل کریں گے تاکہ وہ چینی رسد کنندگان کو ادائیگی کر سکیں۔ جس سے پاکستانی روپے اور چینی یوان کے قرضوں کے درمیان شرح سود کا تفرق بچ جائے گا۔ تین سے چھ ماہ کی عرصیت مکمل ہونے پر درآمد کنندہ پاکستانی روپے میں اپنی فروخت کی آمدنی کو چینی یوان خریدنے کے لیے استعمال کرے گا تاکہ وہ چینی قرضے کی ادائیگی کر سکے۔

اسی طرح، برآمد کنندگان بھی بینکوں سے چینی یوان میں ماکاری حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ چینی یوان میں قرض لے سکتے ہیں اور اپنی جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اس کا تبادلہ پاکستانی روپے میں کر سکتے ہیں۔ عرصیت کی پیمائش پر برآمد کنندگان چینی یوان میں اپنی آمدنی کو بینک کا قرض بچاتا کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس طرح، مقامی برآمد کنندگان اب تین کرنسیوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ای ایف ایس قرضوں کے تحت پاکستانی روپیہ، ایف ایس 25 قرضوں کے تحت امریکی ڈالر اور ای ایف ایس کے تحت چینی یوان۔



شکل 7.10: شرح مبادلہ میں حرکت پذیری



13ء میں بلند تھیں۔ برآمد کنندگان نے جاری سرمائے کے قرضوں کی واپسی کے لیے بین الینک زرمبادلہ کی فروخت میں تاخیر کر دی (شکل 7.11) اور غیر رسمی اضافت مہ 13ء کی دوسری ششماہی کے پیشتر حصے میں بلند سطح پر رہی تھی۔

پاکستانی روپے کی قدر میں معمولی کمی کے ساتھ ساتھ عمومی گرانی میں کمی کا نتیجہ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں بہتری کی صورت میں برآمد ہوا۔ گذشتہ برس قدر میں ہونے والے 4.5 فیصد اضافے کے مقابلے میں حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں مہ 13ء کے دوران 1.0 فیصد کمی واقع ہوئی۔ یہ ایک ایسا رجحان ہے جو اگر برقرار رہا تو ہماری اشیاء و خدمات کی مسابقت کے لیے خوش آئند ثابت ہوگا۔

7.7 تجارتی کھاتہ²⁴

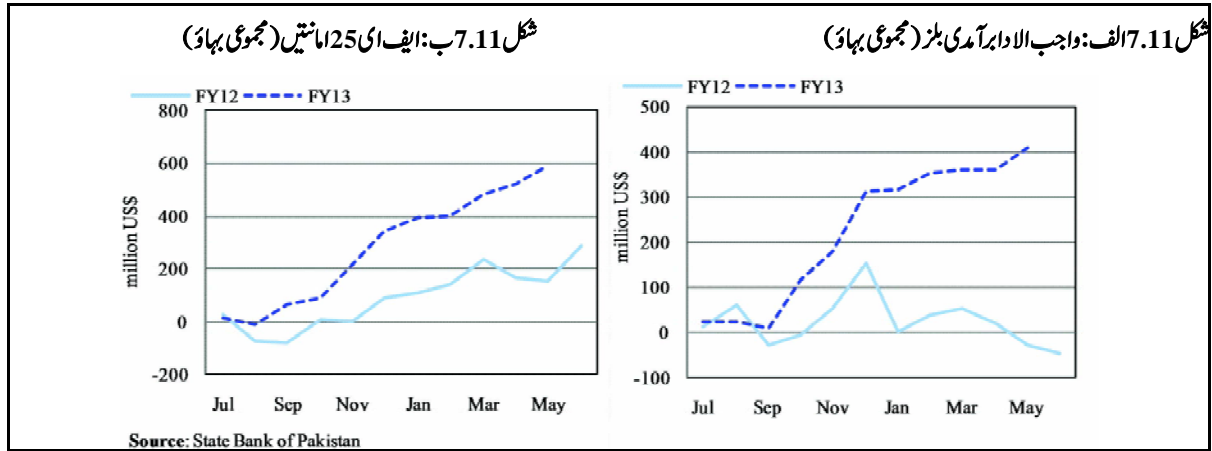
مہ 13ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ 20.4 ارب ڈالر تھا اور سال کے دوران 4.0 فیصد کمی کی ہوئی جبکہ گذشتہ برس 36.4 فیصد کا بلند اضافہ ہوا تھا۔²⁵ تجارتی کھاتے میں ہونے

²² کرنسی تہل دو بینکوں کے درمیان زرمبادلہ کا سمجھوتہ ہے جس کے تحت ایک طے شدہ وقت پر ایک مختلف کرنسی میں دیے گئے قرضے کے اصل زر کی مساوی خالص موجودہ قدر کا تبادلہ کر کے متعلقہ کرنسیوں پر سود کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

²³ کم از کم شرکت کی رقم 25 ملین چینی یوان اور اس سے زائد کے مساویوں پر مشتمل ہو سکتی ہے۔

²⁴ اس نیشن کی بحث پاکستان دفتر شراہات کی جانب سے فراہم کردہ کسٹم کے ڈیٹا پر مبنی ہے، جو اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ تجارتی اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتی ہے۔ ڈیٹا کے دو مجموعوں کا فرق معلوم کرنے کے لیے دیکھیے اس رپورٹ کے شریاتی ضمیمے کی جداول 9.13 اور 9.14۔

²⁵ مہ 13ء میں نو برآمدات (285 ملین امریکی ڈالر کی) کو شامل کرنے سے تجارتی خسارہ 20.2 ارب ڈالر ہو جائے گا۔



جدول 7.5: تجارتی اظہارے

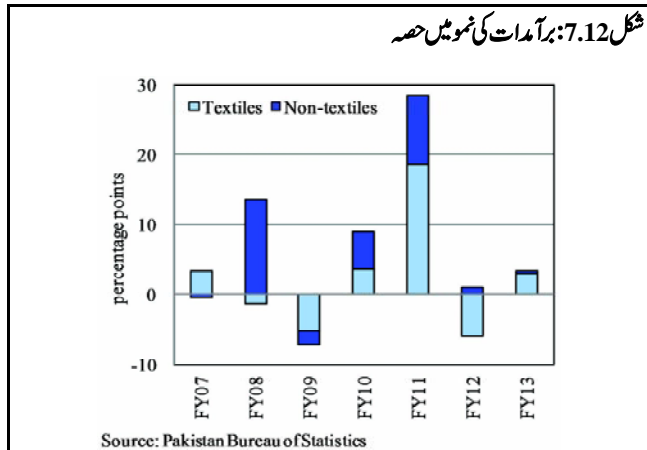
قدر: ارب ڈالر، تناسبات اور فیصد میں

فہرست	تجارتی خسارہ			تجارتی ڈالر میں	ای ڈی پی کا فیصد	تناسبات	برآمد	درآمد	تجارتی خسارہ
	قدر	فیصد	تجارتی						
میں 09ء	17.1	10.6	56.9	-7.2	-12.9	-18.1			
میں 10ء	15.4	8.9	56.9	9.1	-0.3	-10.0			
میں 11ء	15.6	7.3	58.6	28.6	16.4	1.3			
میں 12ء	21.3	10.0	55.1	-4.8	11.1	36.4			
میں 13ء	20.4	9.0	53.8	3.5	0.1	-4.0			

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

والی بہتری کا سبب برآمدات میں بحالی تھی جس میں مئی 13ء کے دوران 3.5 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ مئی 12ء میں ان کی آئی تھی (جدول 7.5)۔ برآمدات کی نمو کو اہم محرک غذا، ٹیکسٹائلز اور جیولری سے ملا۔ مزید برآں، یورپی یونین کی منڈی میں 175 جزا کی ڈیوٹی فری رسائی سے بھی مدد ملی تھی۔

دوسری جانب، درآمدات گذشتہ برس کی سطح پر منجمد رہیں۔ اس کمزوری کا سبب غذا، ٹرانسپورٹ، پٹرولیم مصنوعات، کھاد اور دیگر زرعی اشیاء کی درآمد میں کمی تھی جس نے درآمدی مشینری، ٹیکسٹائل اور دھاتوں کی درآمد میں اضافے کا اثر زائل کر دیا۔



اگرچہ تجارتی توازن میں بہتری آئی لیکن پاکستان کے تناسبات تجارت میں مسلسل دوسرے برس بگاڑ دیکھا گیا۔ اگرچہ، حالیہ برسوں میں درآمدات و برآمدات دونوں کی اکائی قدروں کے اشاریوں میں کمی آئی ہے لیکن درآمدات میں زیادہ کمی واقع ہوئی۔

برآمدات

مئی 13ء کے دوران 24.5 ارب ڈالر کی برآمدات 3.5 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہیں جبکہ گذشتہ برس 4.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ یہ معمولی بحالی برآمدات وغیرہ ٹیکسٹائل برآمدات دونوں میں دیکھی گئی (شکل 7.12)۔ ہمارے خیال میں اس کی وجوہات میں یورپی یونین کی منڈی میں 175 جزا تک ڈیوٹی فری رسائی اور چین اور ہانگ کانگ کی جانب سے سوتی دھاگے اور کپڑوں کی بلند طلب شامل ہیں۔

سال کے دوران برآمدی آمدنی کے زمرہ وار تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے غذائی گروپ میں زیادہ تر حرکت پھیلوں، مسالوں اور گوشت سے ملا۔ ٹیکسٹائل گروپ میں سوتی دھاگہ، تولیے اور تیار ملبوسات اور دیگر اشیاء سازوں میں سینٹ، اوکس مینوفیکچر اور جیولری شامل ہیں۔ ان برآمدات میں اضافے کی وجوہات میں مقدار اور قیمت کے اثرات شامل ہیں۔ غذا اور

جدول 7.6: درآمدی کارکردگی				
نمویش، حصہ فیصدی درجے میں				
نمویش حصہ		سال بال نمو		
م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	
-1.9	-0.3	-16.8	-2.0	غذا
0.1	0.8	1.2	5.7	مشینری
-0.3	-0.1	-6.7	-2.6	ٹرانسپورٹ
-0.7	9.5	-2.2	33.1	پٹرولیم
0.5	-1.4	8.9	-18.6	ٹیکسٹائل
-1.7	2.3	-10.8	14.7	زری و کیمیکل
1.1	0.5	18.2	7.2	دھات
-0.2	0.0	-10.2	-1.7	متفرق
3.2	0.8	41.6	0.8	دیگر
0.1	12.0	0.1	12.0	کل

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

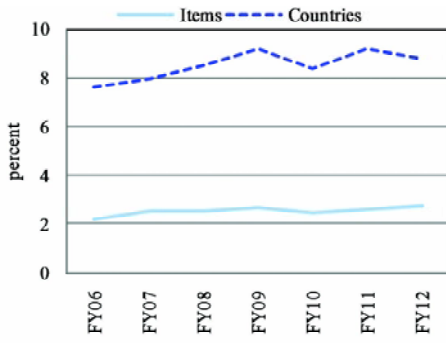
دیگر مشینری کے معاملے میں اوسط قیمت کا اثر مثبت تھا جبکہ مقدار کی اثر منفی رہا۔ ٹیکسٹائلز کے معاملے میں یہ دونوں اثرات مثبت تھے۔

برآمدات کا تنوع

جیسا کہ پکس 7.1 میں بحث کی جا چکی ہے برآمدات کا بلند جغرافیائی اور مصنوعاتی ارتکاز بیرونی کھاتے کی پائیداری کے خطرے کو بڑھا دیتا ہے۔ اجناس اور منڈیوں کے لحاظ سے پاکستانی برآمدات کے ارتکاز کی سطح بہت بلند ہے۔ کسٹم ڈیٹا کے مطابق مجموعی اشیاء کے تقریباً 3 فیصد (جن کی تعداد 3,952) کا مجموعی برآمدات میں حصہ 75 فیصد ہے (شکل 7.13)۔²⁶ ٹیکسٹائل، چاول اور پٹرولیم کا پاکستانی برآمدات میں اہم حصہ ہے۔

جغرافیائی ارتکاز میں بھی صورت حال کم و بیش ویسی ہی ہے۔ 10 فیصد سے بھی کم ممالک (215 برآمدی منڈیوں میں سے) کا ملکی برآمدات کی قدر میں حصہ تقریباً 75 فیصد بنتا ہے۔ پاکستانی برآمدات کی سرفہرست منزل امریکہ (15 فیصد حصہ) ہے جس کے بعد متحدہ عرب امارات، افغانستان اور چین کا نمبر آتا ہے۔ اگرچہ یورپ میں انفرادی ممالک کا پاکستان میں حصہ کم ہے لیکن یورپی یونین کے گروپ کا مجموعی برآمدات میں حصہ 20 فیصد بنتا ہے۔ ان چند ممالک کی معاشی کارکردگی میں تبدیلی ہماری برآمدی کارکردگی کو خاصا متاثر کر سکتی ہے۔

شکل 7.13: 75 فیصد تک برآمدات

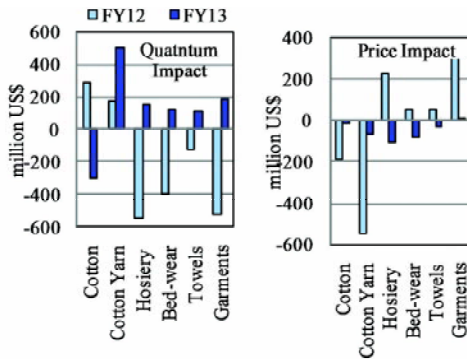


Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹیکسٹائل برآمدات

م 13ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 5.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس ان میں 10.6 فیصد کمی ہوئی تھی (شکل 7.14)۔ اس اضافے کا اہم سبب سوئی دھاگے، ہوزری، تولیے، بستر کی چادریں اور تیار ملبوسات کی مقدار کا بڑھنا تھا۔ اس بہتری کا بڑا سبب چین سے سوئی دھاگے اور کپڑوں کی بلند طلب، یورپی یونین میں 75 اجزاء کی ڈیوٹی فری رسائی اور امریکہ کو برآمدات میں کچھ بہتری تھی۔

شکل 7.14: ٹیکسٹائل برآمدات (مقدار و قیمتوں کے اثرات)



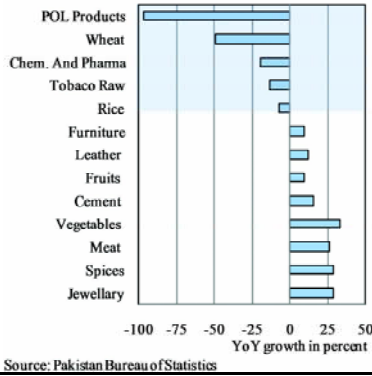
Source: Pakistan Bureau of Statistics

اجزوں میں مسلسل اضافے اور کپاس اگانے والوں کے لیے حکومت کی کم از کم امدادی قیمت کی پالیسی کے باعث چین (اور ہانگ کانگ) سے سوئی دھاگے اور کپڑوں کی طلب مضبوط رہی کیونکہ مذکورہ وجوہات کی بنا پر وہاں دھاگے کی لاگت بڑھ گئی تھی۔ پاکستان اس رجحان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے کیونکہ اس کے پاس سستی انفرادی قوت وافر مقدار میں موجود ہے جبکہ یہاں کپاس کی پیداوار کی بنیاد بھی مضبوط ہے جسے ویونگ، جننگ اور اسپننگ کے شعبوں کی اعانت بھی حاصل ہے۔ مزید برآں، 15 نومبر 2012ء کو یورپی یونین کی جانب سے 75 مصنوعات پر ڈیوٹی سے استثناء کے اعلان سے بھی قدر اضافی پر مبنی ٹیکسٹائل

²⁶ یہ نم آجنگ نظام 8 ہندی (اچھا لیس 8) اجناس وارڈینا پر مبنی ہے۔

برآمدات کو کچھ متحرک ملا، جن میں 2014ء میں جی ایس پی پلس اسٹینڈ سے مزید اضافے کا امکان ہے (بیکس 7.5)۔

شکل 7.15: غیر ٹیکسٹائل برآمدات کی کارکردگی (م 13ء)



غیر ٹیکسٹائل برآمدات

غذائی برآمدات میں 12.1 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی جس کی وجوہات میں مسالوں، گوشت، سبزی اور پھلوں کی برآمدات میں دوہندسی نمو ہے (شکل 7.15)۔ گوشت کی مصنوعات کی برآمدات نے متاثر کن نمو دکھائی ہے اور مرس 06ء سے اس میں 9 گنا اضافہ ہو چکا ہے جس کا اہم سبب سعودی عرب کی بلند طلب ہے کیونکہ اس نے افریقہ کے بعض ممالک سے گوشت کی درآمدات پر پابندی عائد کر دی تھی۔

تاہم، ایران اور افغانستان کو زندہ جانوروں کی اسمگلنگ اور جانوروں کی سرکاری برآمد سے امکان ہے کہ گوشت کی پیکنگ کی چلی سطح کا شعبہ متاثر ہوگا۔ گلہ بانی کی برآمدات جن پر اس سے قبل پابندی عائد تھی، انہیں مئی 2009ء میں اجازت دے دی گئی۔ اگرچہ اس اقدام سے گلہ بانی کے کاروبار کو فائدہ پہنچے گا لیکن یہ ڈبہ بند گوشت کے شعبے پر اثر انداز ہوگا جو بلند قدر اضافی کا حامل ہے۔

بیکس 7.5: پاکستان کی جی ایس پی پلس حیثیت

یورپی یونین نے ترجیحات کے عمومی نظام (جی ایس پی) پلس کے تحت یورپی یونین کی منڈی میں پاکستان کی تیار کردہ اشیاء تک ترجیحی رسائی کی منظوری دی ہے جو کہ جنوری 2014ء سے نافذ العمل ہوگی۔ جی ایس پی پلس کے تحت ترقی پذیر ممالک کو تجارتی رعایتیں دی جاتی ہیں جن کی (1) زمرہ بندی، بلند یا بلند درمیانی آمدنی میں نہیں کی جاتی (2) یورپی یونین کی مجموعی جی ایس پی درآمدات میں 2 فیصد سے کم حصہ ہے (3) ان کی یورپی یونین 75 فیصد سے زائد برآمدات کا درجہ زمرہ بندی میں ہو اور (4) جو انسانی حقوق، ماحولیات اور نظم و نسق وغیرہ کے متعلق 27 عالمی کنونشنز پر دستخط اور انہیں نافذ کر چکے ہوں۔

پاکستان نے جی ایس پی پلس کی منظوری کے لیے یورپی کنش کو باضابطہ طور پر مئی 2013ء میں درخواست دی تھی۔ یورپی پارلیمنٹ کی بین الاقوامی کمیٹی برائے تجارت (آئی این ٹی اے) نے 05 نومبر 2013ء کو پاکستان کے لیے اس حیثیت کی منظوری کی تھی جس کے تحت 20 فیصد پاکستانی برآمدات صفر ڈیوٹی پر یورپی یونین کی مارکیٹ میں داخل ہو سکیں گی جبکہ دیگر ترجیحی نرخوں پر فروخت کی جائیں گی۔ پاکستان یورپی ممالک کو زیادہ تر اپنی ٹیکسٹائل مصنوعات برآمد کرتا ہے۔ جی ایس پی پلس کی حیثیت ملنے سے یورپی یونین کے لیے پاکستانی ٹیکسٹائل کی برآمدات کو فائدہ پہنچے گا کیونکہ ان وقت ان پر 10 فیصد کا ٹیورف عائد ہے۔ اس وقت یورپی یونین کو پاکستانی برآمدات کی مالیت 4 ارب ڈالر بنتی ہے جو کہ یورپی یونین کی جی ایس پی پلس کی مجموعی اہل درآمدات کا 1.6 فیصد ہے۔ اب پاکستان اپنا حصہ بڑھا کر 2 فیصد کر سکتا ہے جس کا مطلب ہے کہ تقریباً ایک ارب ڈالر کی اضافی برآمدات کی جاسکتی ہیں۔

اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے ٹیکسٹائل کی صنعت کو اپنی پیداوار اور معیار میں اضافہ کرنا ہوگا۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ 25 سے زائد ممالک جی ایس پی پلس کے اہل ہیں جن میں ہمارے کچھ ترجیحی مسابقت کا بھی شامل ہیں۔ اس لیے ہماری مصنوعات کو یورپی یونین میں ترجیحی تیرف کے باوجود مسابقت کا سامنا کرنا ہوگا۔ ہمیں کاروباری اداروں کو سازگار ماحول کی فراہمی کے لیے اپنے گھر کو درست کرنا ہوگا جنہیں اس وقت توانائی کے مسائل، امن وامان اور خراب نظم و نسق جیسے مسائل کا سامنا ہے۔

جی ایس پی پلس سے ان اہم مواقع کی توقع ہے (1) بیرونی سرمایہ کار، خاص طور پر چین سے تعلق رکھنے والوں کو اپنی ملکی معیشت میں مہنگی افرادی قوت دستیاب ہے اور انہیں ایسے شعبوں میں سرمایہ کاری کے لیے متوجہ کیا جاسکتا ہے جن کی برآمدات میں تیزی سے توسیع کا امکان ہو (2) جی ایس پی کے اہل شعبوں سے منسلک دیگر شعبوں کی معاشی سرگرمیوں کو تحریک ملے گی، جس کا مجموعی جی ڈی پی کی نمو پر اچھا اثر پڑے گا (3) استعداد سے کم پر کام کرنے والی متعدد صنعتیں روزگار کے نئے مواقع پیدا کر کے اپنے کام کے کھنڈوں میں اضافہ کر سکتی ہیں (4) جی ایس پی پلس کی حیثیت ملنے سے صنعتی یونٹوں کی پاکستان سے باہر منتقلی کی حوصلہ شکنی ہوگی (5) اس سے ٹیکسٹائل کے شعبے میں بعض بیمار یونٹس کو بحال کرنے میں مدد ملے گی۔

تاہم، اس سہولت کے ساتھ کئی خطرات بھی منسلک ہیں۔ جی ایس پی پلس حیثیت دس برس کی مدت کے لیے دی جاتی ہے اور یورپی یونین ہر دو برس بعد اس پر عملدرآمد کا جائزہ لیتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہوگا کہ پاکستان ان 27 کنونشنوں کی پاسداری کرتا رہے جن کے لیے وفاقی و صوبائی حکومتوں کے درمیان مؤثر تعاون ضروری ہے۔ یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ سری لنکا یورپی یونین کے انسانی حقوق و نظم و نسق پر تحفظات کی وجہ سے 2010ء میں جی ایس پی حیثیت سے محروم ہو گیا تھا جس سے سیکڑوں گارمنٹ فیکٹریاں بند اور ہزاروں کارکن بیروزگار ہو گئے تھے۔ نئی شعبے کی صنعت کی سطح پر متعلقہ افرادی قوت، انسانی حقوق اور ماحولیات کی قوانین کو یقینی بنانے اور ان پر مؤثر عملدرآمد کی بھی ضرورت ہوگی، بصورت دیگر پاکستان اس منڈی سے محروم بھی ہو سکتا ہے۔

مزید برآں، توانائی اور امن وامان کی صورت حال بھی برآمدی شعبوں کو جی ایس پی پلس کے مکمل فوائد سے استفادے میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ اگر ان دونوں مسائل کو فوری طور پر حل نہیں کیا گیا تو پاکستان اس منڈی تک رسائی میں توسیع کے ممکنہ فوائد سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔

27 جی ایس پی پلس بندوبست کے تحت جی ایس پی پلس کے لیے 6,400 مصنوعات اہل قرار دی جاسکتی ہیں جن میں ایچ ایس کے ابواب 1 تا 24 کی فہرست میں زرعی و پھلی کی مصنوعات، اور تقریباً تمام تیار اور نیم تیار صنعتی مصنوعات بشمول ferro-alloys شامل ہیں جنہیں ایچ ایس کے ابواب 25 تا 97 کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے، علاوہ وہ اشیاء جو ابواب 93 میں شامل ہیں۔

میں 13 ء کے دوران پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات میں 17.6 فیصد کا خاصا اضافہ ہوا۔ تاہم، برآمدات کا حجم ابھی تک گنجائش سے کہیں کم ہے اور یہ بات پھلوں کے معاملے میں خاص طور پر صادق آتی ہے۔ منڈی ذرائع کے مطابق عالمی منڈی میں مضبوط طلب کے باوجود پاکستان کی برآمدات ملک میں پھلوں کی مجموعی پیداوار کا صرف 12 فیصد ہیں۔ پاکستان تقریباً 14 ملین ٹن پھل و سبزیاں اگاتا ہے جس میں تقریباً 25 فیصد کٹائی کے بعد خراب پیکنگ اور رسدی زنجیر کے مسائل کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں۔ یہ زیاں کوالٹی کنٹرولز کی عدم موجودگی، مال برداری، پیکنگ اور کولنگ کی نامناسب سہولتوں اور کمند منڈیوں کے متعلق معلومات کی کمی کے باعث خراب دستاویزیت کا نتیجہ ہے۔

پاکستان ڈیہ بند پھلوں کی بازار کاری میں بھی دیگر ممالک سے پیچھے ہے۔ بین الاقوامی منڈی میں سرانیت کرنے کے لیے پاکستانی برآمد کنندگان فراہمی کے مرحلے پر زیاں کی بلند سطح کے باعث اپنی مصنوعات کی کم قیمت لگاتے ہیں۔ انفراسٹرکچر کی بعض کمزوریوں سے نمٹنے کے لیے ہنگامی اقدامات کی ضرورت ہے۔ مثلاً، مال برداری کے دوران معیار کو برقرار رکھنے کے لیے کولڈ چین سسٹم کے قیام کی ضرورت ہے۔ اس سے پھلوں و سبزیوں کی عمر بھی بڑھے گی اور رسدی زنجیر زیادہ مؤثر ہو جائے گی۔ اسی طرح، خلیج تعاون تنظیم کے ممالک اور یورپ میں خوردہ فروشوں کے سخت کوالٹی معیارات پر پورا اترنے کے لیے پیداوار کی مناسب دستاویزیت ضروری ہے۔

عالمی منڈی میں اچھی قیمتوں کے باوجود غیر ٹیکسٹائل گروپ کے اہم جز چاول کی برآمد میں مئی 13 ء کے دوران کمی آئی۔ پاکستان نے سال کے دوران 1.9 ارب ڈالر مالیت کے چاول برآمد کیے جو گزشتہ برس کے مقابلے میں 6.8 فیصد کم ہے۔ کل برآمدات کا ایک تہائی باسستی چاول ہیں لیکن بھارت کی جانب سے متعارف کردہ چاول کی نئی دولتی قسم کی وجہ سے اس کی برآمد میں سال کے دوران 19.5 فیصد کمی آئی۔ ذائقے اور خوشبو کے لحاظ سے یہ نئی قسم باسستی چاول سے بہت مماثلت رکھتی ہے۔ اگرچہ پاکستان کی اہم برآمدی قسم غیر باسستی چاول میں 1.7 فیصد نمو ہوئی لیکن یہ باسستی چاول کی برآمد میں ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لیے ناکافی تھی۔

برآمد کنندگان کے مطابق مقامی منڈیوں میں چاول کی قیمتوں میں اضافے کا سبب افغانستان کو اس کی بلا رکاوٹ اسمگلنگ اور ملکی ذخیرہ اندوزی ہے جس نے نہ صرف اس جنس کو دیگر بیرونی منڈیوں میں غیر مسابقتی بنادیا ہے بلکہ اس کا نتیجہ پرکشش منڈیوں سے ہاتھ دھونے کی صورت میں برآمد ہوا ہے (بکس 7.6)۔

دیگر اشیاء ساگر گروپ میں چمڑے، جوتے، انجینئرنگ اشیاء، جواہرات اور سیمنٹ کی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ تاہم، اس اضافے کا اثر جزوی طور پر تالیفوں، کھیلوں کے سامان، طبی و آلات جراحی، کیمیکلز اور ادویات کی برآمدات میں کمی کی وجہ سے زائل ہو گیا۔

بکس 7.6: چاول کی برآمدات۔ پاکستان منڈی میں اپنے حصے سے محروم ہو رہا ہے

پاکستان میں برآمدات کی نمو کو بڑھانے میں چاول کا اہم کردار رہا ہے۔ یہ گندم اور کپاس کے بعد تیسری بڑی فصل اور ٹیکسٹائل کے بعد برآمدی وصولیوں کا دوسرا بڑا ذریعہ ہے۔ تاہم چاول کی برآمدات میں مسلسل تیسرے برس کی ریکارڈ کی گئی۔ اس کی سبب مقدار میں کمی ہے۔ خاص طور پر پاکستان کے باسستی چاول کی برآمدات کو بھارت کی جانب سے چاول کی دولتی قسم متعارف کرانے سے دھچکا پہنچا ہے۔ غیر باسستی چاول میں ویت نام اور تھائی لینڈ اپنی کم قیمتوں کی وجہ سے پاکستان کو سخت مسابقت دے رہے ہیں۔ پاکستان ہندوستان اپنے کاروباری حریفوں کی وجہ سے ایران، چین، کینیا اور متحدہ عرب امارات جیسی اہم منڈیوں سے محروم ہو رہا ہے۔ اس کی اہم وجہ عالمی منڈیوں میں پاکستانی چاول کی قیمتوں میں پایا جانے والا عدم استحکام ہے جس نے موجودہ خریداروں کو کم اکائی قدروں کے دیگر برآمد کنندگان سے رجوع کرنے پر مجبور کر دیا۔

☆ بھارت کی جانب سے بہتر قیمتوں کی پیشکش اور دولتی چاول کی نئی قسم متعارف کرانے کی وجہ سے پاکستان، بھارت کے ہاتھوں ایرانی منڈی سے محروم ہو گیا تھا۔ مئی 12 ء میں ایران باسستی چاول کی دوسری بڑی منڈی تھی۔ بھارت نے حالیہ برسوں میں کئی نئی اقسام متعارف کرائی ہیں۔ اس کی تازہ ترین قسم کا نام 1121 ہے، نہ صرف اس کا وادہ لیا ہے بلکہ اس کا ذائقہ بھی اچھا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ بھارتی برآمد کنندگان چاول میں مسلسل اختراعات لا رہے ہیں۔ عالمی منڈی میں نیم ایلے چاول متعارف کرانے کے بعد اب وہ بھاپ ٹیکنالوجی پر توجہ دے رہے ہیں جس سے انہیں عالمی منڈی میں پاکستان پر برتری حاصل ہو جائے گی۔

☆ باسستی چاول میں بھی ویت نام کے مقابلے میں پاکستان معیار اور قیمت کی وجہ سے چینی منڈی میں اپنا حصہ کھو رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں پاکستانی چاول کی چین کو برآمد تقریباً یکساں رہی ہے۔

☆ جنوبی افریقہ، پاکستانی چاول کی ایک اہم منڈی رہا ہے کیونکہ اس کے چاول کی سالانہ طلب 6 لاکھ ٹن ہے۔ مئی 09 ء میں پاکستان نے 66 ملین ڈالر کے 146,000 ٹن چاول جنوبی افریقہ کو برآمد کیے تھے۔ لیکن ہم اس منڈی میں بھی بھارت، ویت نام اور تھائی لینڈ کے ہاتھوں اپنے حصے سے محروم ہو رہے ہیں جس کا اہم سبب غیر مسابقتی قیمت ہے۔ مئی 13 ء میں ہم نے صرف 4,500 ٹن چاول جنوبی افریقہ کو برآمد کیے تھے۔

☆ کینیا بھی ہمارے غیر باسستی چاول کی ایک اہم منڈی رہی ہے۔ تاہم حالیہ مہینوں کے دوران کینیا کو اس زمرے کی برآمدات میں بھی کمی آئی ہے جس کا سبب کینیا کی جانب سے چاول پر درآمدی ٹی کا نفاذ ہے۔ خطرہ ہے کہ بھارت اور ویت نام پاکستان کو اس منڈی سے بھی محروم کر سکتے ہیں۔

پاکستان چاول کو چمکانے اور ان کی گریڈنگ کے لیے جدید ٹیکنالوجی اختیار نہیں کر سکا جبکہ بھارت، ویت نام اور تھائی لینڈ اپنی مصنوعہ کی بازار کاری میں زیادہ اختراع اور فعالیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

جدول 7.6.1: چاول کی برآمدات - سال بے سال تبدیلی فیصد میں						
بستگی چاول						
م 13ء (جولائی تا مارچ)		م 12ء		م 11ء		
قدر	مقدار	قدر	مقدار	قدر	مقدار	
-28.6	-38.6	65.2	57.2	-	-	افغانستان
2.3	-12.4	-31.7	-37.8	-11.0	-6.5	بحرین
-56.7	-67.4	-12.3	-9.2	-30.4	-21.9	ایران
-8.3	-5.9	-19.7	-26.0	59.3	65.9	اومان
22.0	-3.9	-18.6	-16.0	-9.7	-16.3	سعودی عرب
-27.1	-35.3	-20.5	-26.0	16.0	11.9	متحدہ عرب امارات
20.1	-3.6	-35.3	-40.8	17.7	23.0	برطانیہ
-12.4	-29.3	-8.4	-15.6	36.7	13.4	کل
غیر بستگی چاول						
م 13ء (جولائی تا مارچ)		م 12ء		م 11ء		
قدر	مقدار	قدر	مقدار	قدر	مقدار	
-21.9	-37	-22.7	-16.9	-17.7	-34.7	افغانستان
41.6	43.0	0.0	0.0	0.0	0.0	چین
9.1	0.2	50.9	51.5	-19.2	-34.0	کینیا
31.6	24.8	-15.2	-19.3	33.6	18.4	موزمبیق
67.3	42.0	-39.7	-39.6	1.2	-8.6	سعودی عرب
7.7	-8.2	-47.1	-50.3	22.4	4.8	متحدہ عرب امارات
7.8	1.1	-5.1	-0.3	-12.9	-23.9	کل

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

م 13ء کے دوران کیمیکلز اور ادویات کی برآمدات میں 18.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس میں 18.1 فیصد کا بلند اضافہ ہوا تھا۔ پست مقدار اور اکائی قدروں کی وجہ سے پلاسٹک کی برآمد میں 16.4 فیصد کمی ہوئی۔

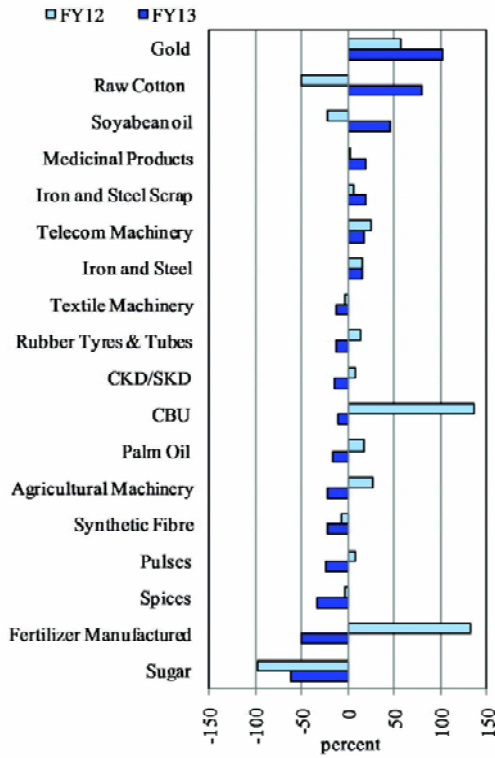
مالی سال 13ء کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں مسلسل تیسرے برس اضافہ ہوا اور اس میں 15.8 فیصد نمو ہوئی جس کا سبب بلند قیمتیں تھیں۔ افغانستان اور بحرین جیسی روایتی منڈیوں کو برآمدات میں بھی اضافہ ہوا۔ ان روایتی منڈیوں کے حصے میں اضافے کے ساتھ افریقہ اور سری لنکا میں نئی منڈیوں کی دریافت سے بھی مدد ملی۔ تاہم، مالی سال 13ء کی دوسری ششماہی میں سیمنٹ کی برآمدات دباؤ میں رہیں کیونکہ افغانستان نے پاکستان سے سیمنٹ کی درآمد پر ڈیوٹی عائد کر دی تھی۔ مزید برآں، اسمگل شدہ ایرانی سیمنٹ سے مسابقت بھی افغانستان کو ہماری برآمدات میں کمی کا باعث بنی۔ بھارت کے ساتھ تعلقات میں بہتری سے امید ہے کہ بھارت کو سیمنٹ کی برآمدات بڑھیں گی جو ایک مثبت پیش رفت ہوگی۔

درآمدات

م 13ء کے دوران درآمدات میں 0.1 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس یہ 11.1 فیصد بڑھی تھیں۔ درآمدات کے اجزائے ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشینری، ٹیکسٹائل اور دھاتی گروپ میں ہونے والی مثبت نمو کا اثر غذائی اشیاء، مال برداری، زراعت اور پٹرولیم کی درآمدات میں کمی کے باعث زائل ہو گیا (جدول 7.6)۔ غیر غذائی اجناس کی کم قیمتیں، فروری اور مارچ 2013ء میں کھاد کی ملکی پیداوار میں اضافہ اور موٹر گاڑیوں کی درآمد میں کمی (پنجاب حکومت کی یو کیب اسکیم کی عدم موجودگی کے باعث) 28 نے درآمدی بل کو منجمد رکھا۔ اہم درآمدات کی جنس سے متعلق تجزیے کو ذیل میں دیا گیا ہے (شکل 7.16)۔

28 مزید برآں، پاکستان میں کارساز اداروں نے سوزوکی آلٹو اور ڈائی ہینڈ کو رے ماڈلز کی اسمبلنگ روک دی۔ گزشتہ برس پنجاب حکومت کی یو کیب اسکیم کے تحت 20 ہزار سے زائد گاڑیاں تیار کی گئی ہیں۔

شکل 7.16: درآمدی کارکردگی (سال بسال نمو)



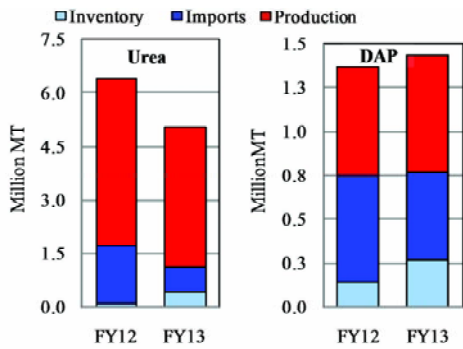
Source: Pakistan Bureau of Statistics

(1) قدر کے لحاظ سے پام آئل کی درآمدات میں منفی نمو ہوئی کیونکہ اس کی اکائی قدر ملائیشیا کی جانب سے برآمدی ڈیوٹی میں کمی کے باعث گر گئی تھی۔ تاہم، درآمدات کی مقدار میں اضافہ ہوا کیونکہ درآمد کنندگان نے کم قیمت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی۔ سویا بین تیل کی درآمدات کی مقدار میں بھی 75 فیصد کا اضافہ ہوا کیونکہ عالمی منڈی میں کم قیمتیں اور وافر مقدار میں دستیابی نے پاکستانی درآمد کنندگان کو زیادہ خریداری کی ترغیب دی۔²⁹

(2) مئی 13ء کے دوران مشینری کی درآمدات میں 1.3 فیصد نمو ہوئی۔ زمرہ وار تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ برقی، تعمیراتی اور ٹیلی کام مشینری کی درآمد میں اضافہ ہوا ہے جس نے ٹیکسٹائل، زراعت اور بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد میں ہونے والی منفی نمو کا اثر زائل کر دیا۔ بجلی کی پیداواری مشینری کی درآمد میں کمی حیران کن نہیں کیونکہ حالیہ برسوں کے دوران بجلی کے شعبے میں سرمایہ کاری میں کمی کا رجحان ہے۔

(3) مالی سال 13ء کے دوران سونے کی درآمدات میں تیزی آئی ہے جس کا سبب جواہرات کی برآمدات کی بلند سطح ہے۔ پالیسی کے مطابق پاکستانی برآمد کنندگان برآمدی جواہرات کی مجموعی قدر کے 70 فیصد تک سونے کے ٹکڑے درآمد کر سکتے ہیں۔ مئی 13ء میں پاکستانی جواہرات کی برآمدات میں خاصے اضافے (29 فیصد) سے سونے کی درآمد کو بڑھانے میں مدد ملی۔³⁰

شکل 7.17: کھاد



Source: NFDC

(4) کم مقدار کی وجہ سے کھاد کی درآمد گھٹ گئی جس نے بلند ملکی قیمتوں کا اثر زائل کر دیا۔ طلب میں کمی کھاد کی عالمی قیمتوں کی انتہائی بلند سطح کا نتیجہ تھی جس نے زیر جائزہ مدت کے دوران پوریا کا استعمال کم کر دیا۔³¹ مزید برآں، بڑے ملکی ذخائر (مئی 12ء میں بلند درآمدات کے باعث) نے بھی مئی 13ء میں درآمدات کی حوصلہ شکنی کی (شکل 7.17)۔

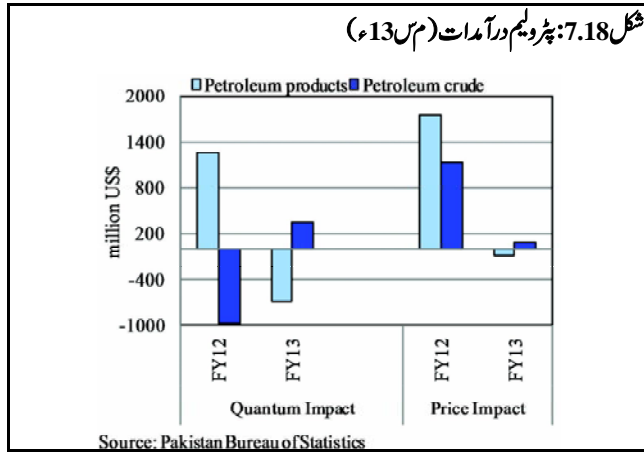
(5) مئی 13ء کے دوران لوہے اور فولاد کی درآمدات میں 15.4 فیصد اضافہ ہوا جو تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کا عکاس ہے۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافہ سیمنٹ کی مقامی فروخت سے بھی ظاہر ہوتا ہے (باب 2)۔

(6) مئی 13ء کے دوران موٹر گاڑیوں کی درآمدات میں 12.8 فیصد کمی ہوئی جس کا اہم سبب موٹر گاڑیوں کے زمروں مکمل ساختہ یونٹ (سی بی یو) اور الگ الگ پرزوں کی شکل میں

²⁹ چین کی سویا بین تیل کی درآمدات میں 15 فیصد کمی ہوئی جس کا نتیجہ اس کے عالمی ذخائر میں اضافے کی صورت میں برآمد ہوا۔

³⁰ وزارت تجارت کے ایس آر او 266 (1) بتاریخ 7 مئی 2001ء میں درآمدی سونے (سونے کی سادی چوڑیوں اور نیچروں کے لیے) 4.0 فیصد، دیگر سادہ زین پورٹ کے لیے 6.0 فیصد اور جزاؤں پورٹ کے لیے 9.0 فیصد) پر قدر اضافی کی ضرورت ہوگی۔

³¹ جولائی تا مئی 13ء میں پوریا کا استعمال 4,629 میٹرک ٹن رہا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4,957 میٹرک ٹن تھا۔



(سی کے ڈی) دونوں میں کمی تھی۔ سی کے ڈی کی پست درآمدات کا سبب ملک میں مخصوص کاروں (سوزوکی آلٹو اور ڈائی ہیتھ کورے کے ماڈل کی پیداوار مالی سال 13ء میں روک دی گئی تھی) میں کمی تھی۔ مزید برآں، م 12ء میں 20 ہزار سے زائد کاریں پنجاب حکومت کی یلو کیب اسکیم کے لیے تیار کی گئی تھیں۔ مکمل ساختہ یونٹ میں، حکومت کی جانب سے استعمال شدہ کاروں کی عمر کی حد میں کمی اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، ٹرانسپورٹ درآمدات میں کمی کے پس پردہ عوامل میں شامل ہیں۔

(7) م 13ء کے دوران پٹرولیم گروپ کی درآمدات میں 1.8 فیصد کی معمولی کمی واقع ہوئی (شکل 7.18)۔ اس گروپ میں پٹرولیم مصنوعات کی

درآمدات 7.4 فیصد گر گئیں کیونکہ مقدار اور قیمتوں دونوں میں گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ کمی ہوئی۔ تاہم، پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں کمی کا اثر جزوی طور پر خام تیل کی درآمدات میں 9.8 فیصد اضافے نے زائل کر دیا۔

(8) گرتی ہوئی اکائی قدروں کے باوجود م 13ء میں خام کپاس کی درآمد تیزی سے بڑھ گئی جس کی وجوہات میں کپاس کی ملکی پیداوار میں کمی، ملک کے اسپننگ شعبے کی بلند طلب، کیونکہ پاکستانی پیدا کنندگان نے چین کی طلب پوری کرنے کے لیے سوئی دھاگے کی پیداوار بڑھا دی تھی۔